

نیوانڈیا سماچار

ویدوٹارائٹھری:

کووڈ بحران کی گھڑی میں روئے زمین پر مسیحا کی طرح لوگوں کی جانوں کی حفاظت میں جئے ڈاکٹروں کو نیشنل ڈاکٹرس ڈے پر ممنون قوم کا سلام...



ایک دیش۔ ایک ودھان ایک پردھان۔ ایک نشان کے علمبردار

متحدہ بھارت کے خواب کے ساتھ ایک دیش۔ ایک ودھان۔ ایک پردھان۔ ایک نشان کانرہ ڈاکٹر شیاما پر ساد مکھر جی نے ہی دیا تھا۔ کلکتہ یونیورسیٹی میں محض 33 سال کی عمر میں وائس چانسلر کے عہدے پر فائز ہونے والے ڈاکٹر مکھر جی آزاد بھارت کی پہلی مرکزی کابینہ میں بھی شامل رہے۔ 1953 میں انھوں نے آرٹیکل 370 کی مخالفت میں اس وقت کشمیر کا دورہ کیا جب وہاں جانے کے لئے اجازت لینی پڑتی تھی۔ پراسرار حالات میں وہاں ان کی موت ہو گئی۔ اس واقعہ کے 66 سال بعد وزیر اعظم نریندر مودی کی قیادت میں مرکزی حکومت نے 2019 میں جموں و کشمیر کا خصوصی درجہ ختم کر ڈاکٹر مکھر جی کے خواب کو شرمندہ تعبیر کیا۔ بھارت کی یکجہتی کے لئے قربانی دینے والے ڈاکٹر شیاما پر ساد مکھر جی کو 6 جولائی کو ان کی 121 ویں سالگرہ پر سلام...

ڈاکٹر شیاما پر ساد مکھر جی کے لئے جو سب سے اہم بات تھی، وہ تھی بھارت کی یکجہتی اور سالمیت۔ اسی کے لئے محض 52 سال کی عمر میں انھیں اپنی جان گنوانی پڑی۔ آئیے، ہم ڈاکٹر مکھر جی کے یکجہتی کے اس پیغام کو یاد رکھیں، ہم آہنگی اور اخوت کے جذبے کے ساتھ بھارت کی ترقی کے لئے دل و جان سے جٹے رہیں: نریندر مودی، وزیر اعظم

اندرونی صفحات پر ... روئے زمین پر مسیحا

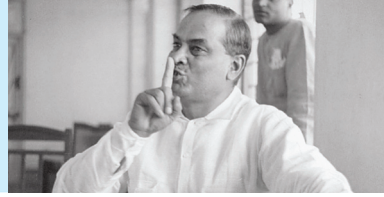


نیشنل ڈاکٹرس ڈے پر خاص: کووڈ دور میں بحران کے درمیان لوگوں کی زندگیوں کی حفاظت کا حلف لینے والے ڈاکٹرس جنہیں دیا جاتا ہے روئے زمین پر مسیحا کا خطاب، صفحہ 10-17

کوراستوری

جنہوں نے وزیر اعلیٰ سے زیادہ خود کو ڈاکٹر کہلانا پسند کیا

سالگرہ پر سلام مغربی بنگال کے دوسرے وزیر اعلیٰ ڈاکٹر بی سی رائے کو جن کی یاد میں مناتے ہیں نیشنل ڈاکٹرس ڈے، صفحہ 9



خبروں کا خلاصہ، صفحہ 4-5

کووڈ: جتنی تیزی سے بڑھے معاملے، اس سے تیزی سے آئی کمی
کورونا سے جنگ میں آگے بڑھ رہا بھارت، صفحہ 18-19

فلپنگ شپ اسکیم: ڈیجیٹل انڈیا
جب ٹھہری دنیا تب ڈیجیٹل سبھی اڑان، صفحہ 20-23

کسانوں کے مفاد میں ایم ایس پی میں اضافہ، ریلوے میں 'عوامی
تحفظ' یقینی
کامیابی میٹنگ میں اہم فیصلے، صفحہ 24-25

آزادی سے جمہوریہ تک راہ دکھانے والی بھادر خواتین
آئین سازی میں تعاون دینے والی ہنسامہتا اور دگا بانی دیشکھ، صفحہ 32-33

ایک کرہ ارض، ایک صحت، کامنٹر
جی۔7، یوم ماحولیات اور سی آئی آر کی میٹنگ میں وزیراعظم کا خطاب، صفحہ 34-35

دم دکھانے کو تیار بھارتی ایتھلیٹ
ٹوکیو اولمپک میں امیدوں کا آغاز، صفحہ 36-37

پاکستانی پیٹنٹ ٹیکنوں کی قبر گاہ بنانے والے ہیرو
داستان 1965 کی جنگ کے پرم ویر عبد الحمید کی، صفحہ 38

صحت عامہ کا کام کر بنے لوگوں کے مددگار
کہانی بدلے بھارت کی، صفحہ 39



ایک ملک - ایک ٹیکس
ملک کا اقتصادی
انضمام



ملک کے اقتصادی انضمام میں سب سے
اہم پڑاؤ کے طور پر جی ایس ٹی کا چار سالہ
سفر، صفحہ 26-31

یقین ہے کہ آپ ملک کو نئی بلندیوں پر لے جائیں گے

جب وزارت تعلیم کے ورچوئل پروگرام میں اچانک پہنچ کر وزیراعظم نریندر مودی نے طلبہ کے ساتھ کی دلچسپ بات چیت، صفحہ 6-8



نیوانڈیا سماچار

سال: 2، شماره 01 | یکم تا 15 جولائی 2021

ایڈیٹر

جے دیپ بھٹناگر،

پرنسپل ڈائریکٹر جنرل،

پریس انفارمیشن بیورو، نئی دہلی

صلاح کار ایڈیٹر

سنتوش کمار

معاون صلاح کار ایڈیٹر

وبھور شرما

ناشر و طابع:

ستیندر پرکاش،

پی ڈی جی، بی اوسی

(بیورو آف اوٹ ریچ اینڈ

کمیونیکیشن)

طباعت: انفینٹی ایڈورٹائزنگ

سروس پرائیویٹ لمیٹڈ۔ ایف بی ڈی

ون کارپوریٹ پارک، 10 ویں منزل،

نئی دہلی۔ فرید آباد بارڈر، این

ایچ-1، فرید آباد 121003

مراسلت اور ای میل کے لئے پتہ:

کمرہ نمبر- 278،

بیورو آف اوٹ ریچ اینڈ کمیونیکیشن،

سوچنا بھون، دوسری منزل،

نئی دہلی- 110003

ای میل - response-nis@pib.gov.in

ڈیزائنر:

شیام شنکر تیواری



آر۔ این۔ آئی۔ نمبر

DELURD/2020/78832

ایڈیٹر کے قلم سے ...

تسلیمات!

کووڈ وبا کے خلاف ملک کی جنگ میں دوسری لہر میں بھی اب مثبت تصویر نظر آنے لگی ہے۔ دوسری لہر میں جس تیزی کے ساتھ کووڈ مریضوں کی تعداد میں اضافہ ہوا تھا، اتنی ہی تیزی سے اس میں کمی بھی ہونے لگی ہے۔ مرکزی حکومت کی طرف سے جنگی سطح پر کئے گئے فوری اقدامات سے ہی یہ ممکن ہو پایا ہے۔ مرکز نے ابتدا میں ہی صوبائی حکومتوں کو آگاہ کیا تھا، لیکن اس کے باوجود بھی معاملوں میں اضافہ ہونے لگا تو مرکزی حکومت نے ملک و بیرون ملک میں جہاں سے بھی ممکن تھا، آکسیجن سے لے کر ادویات وغیرہ تک کی سپلائی کو یقینی بنایا۔ وبا کو خطرناک شکل میں لوٹا دیکھ کر مرکزی حکومت نے ویکسین کی پالیسی میں بھی تبدیلی کرتے ہوئے پروڈکشن سے لے کر سپلائی تک کے بندوبست کو اپنے ہاتھ میں لے لیا۔ 18 سال سے اوپر سبھی کو مفت ویکسین دینے کا بندوبست اور جانچ کی رفتار کو بڑھایا گیا۔ ساتھ ہی، 80 کروڑ لوگوں کا چولہا روشن رکھنے کے لئے پردھان منتری آن یوجنا کی توسیع دیوالی تک کی گئی۔

قوم کی اجتماعی طاقت اور خدمت کے جذبے سے ملک کووڈ کے اس بحران سے بھی باہر نکلنے کی سمت میں تیزی سے قدم بڑھا رہا ہے۔ اس میں سائنسدانوں، ڈاکٹروں، نرسوں اور فرنٹ لائن پر کام کر رہے جانبازوں کا بڑا رول ہے۔ دوبارہ زندگی دینے والے ڈاکٹر اور کورونا جانناز کسی مسیحا سے کم نہیں ہیں اور ملک ان کا قرض کبھی نہیں چکا پائے گا۔ جب ہم کلیم جولائی کو نیشنل ڈاکٹرس ڈے منا رہے ہیں اس وقت بھی پی پی ای کٹ پہن کر اس وبا سے مسلسل قوم کی حفاظت میں جڑے ڈاکٹروں اور کورونا جاننازوں کی کہانی ہی اس شمارے کی کوریسٹوری بنی ہے۔ کلیم جولائی، ملک کے اقتصادی انضمام کا بھی گواہ ہے، ایسے میں ایک ملک، ایک ٹیکس (جی ایس ٹی) کے چار سال مکمل ہونے اور ڈیجیٹل انڈیا میشن کے چھ سال پورے ہونے پر بھی اس شمارے میں آپ کو خاص مواد ملیں گے۔ علاوہ ازیں، خود کو ڈاکٹر کہلانا پسند کرنے والے وزیر اعلیٰ اور بھارت رتن ڈاکٹر پردھان چندر رائے، ملک کے پرم ویر عبد الحمید اور امرت مہوتسو کے ضمن میں آزادی سے لے کر ملک کی جمہوریت کے سفر میں اہم رول نبھانے والی ہنسامہتا اور درگا بھائی دیشمکھ کی داستان آج بھی ترغیب دینے والی ہے۔

کووڈ پروٹوکول پر عمل کرتے ہوئے محفوظ رہیں اور اپنے مشورے ہمارے ساتھ ساجھا کرتے رہیں۔

پتہ: کمرہ نمبر 278، دوسری منزل،

بیورو آف آؤٹ ریچ اینڈ کمیونیکیشن،

سوچنا بھون، نئی دہلی - 110003

ای میل - response-nis@pib.gov.in

—
(جے دیپ بھٹناگر)

آپ کی بات ...



نیوانڈیا سماچار میگزین کو شائع کرنے اور اسے عام آدمی تک پہنچانے کے لئے ادارتی ٹیم کو بالخصوص مبارکباد۔ حکومت اور انتظامیہ کی فلاحی اسکیمیں لوگوں تک پہنچانے سے شفافیت یقینی ہوتی ہے۔ ساتھ ہی منصوبہ بند طریقے سے پھیلائی جارہی افواہوں پر فل اسٹاپ لگتا ہے۔ ماحولیات پر فکر انگیز مواد اور جدید آسام کے بانی کے بارے میں پڑھ کر اچھا لگا۔ اتنے بھارتی زبانوں میں ایک ساتھ جریدے کو شائع کیا جانا اسے منفرد بناتا ہے۔

sangeeta20saxena@gmail.com



یہ جریدہ حکومت کے مشن اور اس کی اسکیموں کے بارے میں درست معلومات فراہم کرتا ہے۔ اسے پڑھ کر ہمیں خود اعتمادی ملتی ہے۔ کابینہ پر آپ کی خبر اہم ہوتی ہے۔ راکیش شانٹا کمار

nkrakeshshanthkumar@gmail.com



نیوانڈیا سماچار ایک بہترین جریدہ ہے اور اسے پڑھنا مجھے بہت اچھا لگتا ہے۔ میں آئندہ بھی اسے پڑھتے رہنا چاہتی ہوں۔ نوٹن نانک

nutankumarnayaksumi@gmail.com



حکومت ہند کا جریدہ 'نیوانڈیا سماچار' پڑھنے پر ہمیں ملک میں ہورہے اختراعات کی جانکاری ملتی ہے۔ میں ایک استاذ ہوں اور ایسے میں میں بچوں کو ان اختراعات سے واقف کراتا ہوں۔ دینیش چند سینی

dinesh85saini@gmail.com



مدیر محترم! نیوانڈیا سماچار کا کئی مہینے کا شمارہ پڑھ کر بہت اچھا لگا۔ بہت بہت شکریہ۔ اپیندر پر ساد بھٹ

000upenderbhatt@gmail.com



لوگوں تک صحیح اور درست معلومات پہنچا کر آپ ایک قابل ستائش کام کر رہے ہیں۔ جس طرح بچوں کے لئے تعلیم کو صحیح طریقے سے جاننا اور اپنانا ضروری ہے، اسی طرح خبروں کی درستگی، ملک بھر کو صحیح طرح سے سمجھانے میں معاون ہوتی ہے۔ میں ہر شمارہ بہت دھیان سے پڑھتا ہوں اور اپنے ملنے والوں کو درست معلومات دینا پسند کرتا ہوں۔ وبا کے خوفناک دور میں بھی آپ کا شمارہ صحیح وقت پر ملتا ہے اور حکومت کی پالیسیوں اور اس کے پروگراموں سے باخبر ہوتا ہوں۔ لگتا ہے ملک اب ترقی کی راہ پر چل پڑا ہے۔

انکشی اروڑا

tarungns@gmail.com

آپنے سؤچاوت ہمیں بھجئے

पत्राचार और ईमेल के लिए पता:

कमरा संख्या-278,

ब्यूरो ऑफ आउटरीच एंड कम्युनिकेशन

सूचना भवन, द्वितीय तल

नई दिल्ली- 110003

ईमेल- response-nis@pib.gov.in

اختراعات کی دنیا میں بڑھ رہے ہیں قدم کووڈ دور میں 20 ہزار نئے اسٹارٹ اپ

دنیا میں سرکردہ بنانے والے اسٹارٹ اپ اب ملک کے 623 اضلاع تک پہنچ چکے ہیں۔ یعنی ملک کے ہر صوبے، مرکز کے زیر انتظام خطے میں اسٹارٹ اپ ہیں۔ گجرات، اتر پردیش، کرناٹک، دلی اور مہاراشٹر میں اسٹارٹ اپ کی تعداد سب سے زیادہ ہے۔ سب سے زیادہ اسٹارٹ اپ فوڈ پروسیسنگ، ایپلی کیشن ڈیولپمنٹ، آئی ٹی کنسلٹنگ اور بزنس سپورٹ سروسز سیکٹر میں رجسٹر ہوئے ہیں۔ اس میں 45 فیصد اسٹارٹ اپ ایسے ہیں جن کی قیادتی ٹیم میں ایک خاتون صنعت کار ہے۔ مرکزی حکومت کی طرف سے 10 ہزار کروڑ کے فنڈ آف فنڈز اسکیم اور 945 کروڑ روپے کے اسٹارٹ اپ انڈیا سیڈ فنڈ اسکیم سے اسے مضبوطی مل رہی ہے۔

سوامی وویکانند نے کہا تھا ”میرا یقین نوجوان نسل میں ہے، جدید نسل میں ہے۔ وہ شیروں کی طرح سارے مسائل کو حل کریں گے۔“ ان کی کئی بات نئے بھارت میں پوری ہوتی نظر آ رہی ہے۔ کووڈ جیسی عالمی وبا کے مشکل حالات میں بھی ملک نے نوجوانوں کے ساتھ مل کر اسٹارٹ اپ کے شعبے میں تاریخ رقم کی ہے۔ اپریل 2020 سے اب تک تقریباً 20 ہزار نئے اسٹارٹ اپ قائم ہوئے ہیں اور 10 ہزار اسٹارٹ اپ تو پچھلے 180 دنوں میں قائم ہوئے ہیں۔ اب تک ملک میں 50 ہزار اسٹارٹ اپ کو منظوری دی گئی ہے۔ گزشتہ مالی سال میں منظور شدہ اسٹارٹ اپ سے ہی 1.7 لاکھ ملازمتیں پیدا ہوئی ہیں۔ ملک کو نئی بلندیوں پر پہنچانے اور بھارت کو اختراعات کی

سنگل یوز پلاسٹک سے نجات کی سمت میں ہیکاتھون-2021

بھارت کو سنگل یوز پلاسٹک سے نجات دلانے کے وزیراعظم نریندر مودی کے عزم کی سمت میں ماحولیات، جنگلات اور ماحولیاتی تبدیلی کی وزارت نے اہم قدم اٹھایا ہے۔ اس کی پہل وزیراعظم نے 2018 میں کی تھی۔ اب بیرون ملک سے بھارت میں آنے والے پلاسٹک کچرے پر پابندی عائد کر دی گئی ہے تو وہیں، سنگل یوز پلاسٹک پر پابندی کا اعلان کرتے ہوئے اس کا استعمال روکنے کے لئے بھی صوبوں کو رہنما خطوط بھی جاری کر دیئے گئے ہیں۔ نئے ضابطوں کے تحت پالیٹھین سمیت 40 مائیکرون کے نیچے موٹے پلاسٹک کی کوئی بھی



ایسی چیز استعمال میں نہیں لاسکتے ہیں۔ اس سمت میں ملک گیر مہم کے لئے عوامی بیداری کے نئے پروگرام شروع کئے جا رہے ہیں۔ کالج کے طلبہ کے لئے اسے لے کر ایک پلاسٹک ہیکاتھون۔ 2021 کا انعقاد ہوگا تاکہ طلبہ اس کے بارے میں کچھ خیرات کر سکیں۔ اس کا مقصد پلاسٹک کچرے کو ادھر ادھر نہ گرے اور اس کو اکٹھا کرنے کا کیا نیا طریقہ ہوگا، اس سے کیا نئی چیزیں بن سکتی ہیں، اس پر تحقیق ہوگی۔ سنگل یوز پلاسٹک کے استعمال کے بجائے اس کا متبادل کیا ہے، یہ بھی ہیکاتھون کے ذریعہ تلاش کرنے کی پہل ہوگی۔

30 سال سے کم عمر کے مصنفین کے لئے شروع ہوئی 'یوا اسکیم'

بھارتی وراثت، ثقافت اور علم کو فروغ دینے کے لئے 30 سال سے کم عمر کے مصنفین کا گروپ بنانے کے مقصد سے وزیراعظم نریندر مودی نے ایک خاص اسکیم 'یوا' کا آغاز کیا ہے۔ آزادی کے امرت مہوتسو کے ایک حصے کے طور پر شروع اس اسکیم کا مقصد ملک میں ادب پڑھنے لکھنے کے ساتھ کتاب پڑھنے کی ثقافت کو فروغ دینا اور عالمی سطح پر بھارتی تحریروں کو پیش کرنا ہے۔ وہیں، منتخب نوجوان مصنفین کو کچھ بہترین مصنفین کے ساتھ بات چیت کرنے اور ادبی فیسٹیول وغیرہ میں حصہ لینے کا



موقع بھی ملے گا۔ مستقبل کے نوجوان اور ہر فن مولا 75 مصنفین کا انتخاب 31 جولائی تک ہونے والے مسابقت کے ذریعہ ہوگا۔ فاتحین کا اعلان یوم آزادی پر ہوگا۔ ان مسودوں کو اشاعت کے لئے 15 دسمبر تک پڑھا جائے گا اور آئندہ سال 12 جنوری کو نوجوانوں کے قومی دن کے موقع پر شائع کتابوں کا اجرا کیا جائے گا۔ تحفظ اسکیم کے تحت چھ مہینے کی مدت کے لئے ہر ایک مصنف کو 50 ہزار روپے فی ماہ کی اسکرلر شپ دی جائے گی۔

زرعی شعبے میں نیاریکارڈ: ایم ایس پی پر سب سے زیادہ گیہوں کی ہوئی خرید، زرعی برآمدات بھی اعلیٰ ترین سطح پر

زراعت کے محاذ پر دو اچھی خبریں ہیں۔ ایک طرف جہاں کووڈ جیسی وبا کے درمیان بھارت کے زرعی برآمدات نے ابھی تک کے اعلیٰ ترین اعداد و شمار کو پار کر لیا ہے تو وہیں، ملک کے اندر کم از کم امدادی قیمت پر گیہوں اور دھان کی خریداری میں نیاریکارڈ قائم ہوا ہے۔ اپریل میں شروع ہوئے موجودہ مارکیٹنگ سیزن میں اب تک ریکارڈ 418 لاکھ ٹن گیہوں کی خریداری ہوئی ہے جس پر 82,648 کروڑ روپے خرچ ہوئے ہیں۔ اس خریداری مہم سے تقریباً 46 لاکھ کسان پہلے ہی مستفیض ہو چکے ہیں۔ شفافیت کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے کسانوں کے کھاتے میں براہ راست ادائیگی کی گئی ہے۔ ابھی اتر پردیش، بہار، ہماچل پردیش، راجستھان اور گجرات کے ساتھ جموں و کشمیر میں فروخت کا عمل جاری ہے۔ ایسے میں ان اعداد و شمار میں مزید اضافہ ہوگا۔ گزشتہ سال ایم ایس پی پر 373.22 میٹرک ٹن گیہوں خریدا گیا تھا۔ ادھر، 8 جون تک دھان کی خرید بھی 816 لاکھ میٹرک ٹن سے متجاوز ہو گئی ہے۔ اس میں خریف کے ساتھ ربیع سیزن کا تقریباً 109 لاکھ میٹرک ٹن دھان شامل ہے۔ خریف سیزن کی خرید پر ہی کسانوں کو 1 لاکھ 54 ہزار کروڑ روپے سے زیادہ کی ادائیگی کی جا چکی ہے۔ یہ دھان خریداری کے اب تک کے سب سے زیادہ اعداد و شمار ہیں۔ ادھر، کووڈ جیسی وبا کے درمیان سال 2020-21 میں بھارت کی زرعی برآمدات 41 ارب ڈالر کے اعداد و شمار سے متجاوز ہو گئی۔ گزشتہ سال کے مقابلے اس میں 17.34 فیصد کا اضافہ ہوا ہے۔



زراعت کے محاذ پر دو اچھی خبریں ہیں۔ ایک طرف جہاں کووڈ جیسی وبا کے درمیان بھارت کے زرعی برآمدات نے ابھی تک کے اعلیٰ ترین اعداد و شمار کو پار کر لیا ہے تو وہیں، ملک کے اندر کم از کم امدادی قیمت پر گیہوں اور دھان کی خریداری میں نیاریکارڈ قائم ہوا ہے۔ اپریل میں شروع ہوئے موجودہ مارکیٹنگ سیزن میں اب تک ریکارڈ 418 لاکھ ٹن گیہوں کی خریداری ہوئی ہے جس پر 82,648 کروڑ روپے خرچ ہوئے ہیں۔ اس خریداری مہم سے تقریباً 46 لاکھ کسان پہلے ہی مستفیض ہو چکے ہیں۔ شفافیت کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے کسانوں کے کھاتے میں براہ راست ادائیگی کی گئی ہے۔ ابھی اتر پردیش، بہار، ہماچل پردیش، راجستھان اور گجرات کے ساتھ جموں و کشمیر میں فروخت کا عمل جاری ہے۔ ایسے میں ان اعداد و شمار میں مزید اضافہ ہوگا۔ گزشتہ سال ایم ایس پی پر 373.22 میٹرک ٹن گیہوں خریدا گیا تھا۔ ادھر، 8 جون تک دھان کی خرید بھی 816 لاکھ میٹرک ٹن سے متجاوز ہو گئی ہے۔ اس میں خریف کے ساتھ ربیع سیزن کا تقریباً 109 لاکھ میٹرک ٹن دھان شامل ہے۔ خریف سیزن کی خرید پر ہی کسانوں کو 1 لاکھ 54 ہزار کروڑ روپے سے زیادہ کی ادائیگی کی جا چکی ہے۔ یہ دھان خریداری کے اب تک کے سب سے زیادہ اعداد و شمار ہیں۔ ادھر، کووڈ جیسی وبا کے درمیان سال 2020-21 میں بھارت کی زرعی برآمدات 41 ارب ڈالر کے اعداد و شمار سے متجاوز ہو گئی۔ گزشتہ سال کے مقابلے اس میں 17.34 فیصد کا اضافہ ہوا ہے۔

5 برسوں میں 18 فیصد بڑھی اعلیٰ تعلیم میں خواتین کی تعداد



ملک میں بدلی اعلیٰ تعلیم کی تصویر

● 14,16,299 اساتذہ ہیں ملک بھر میں جن میں 57.8 فیصد مرد اور 42.2 فیصد خواتین ہیں۔

● 16 یونیورسٹیاں خواتین کو تعلیم دینے میں آگے، ان میں سب سے زیادہ تین راجستھان میں ہیں۔ 60.53 فیصد کالج دیہی علاقوں میں قائم کئے گئے۔

● پی ایچ ڈی میں سب سے زیادہ سائنس کے طلبہ، اس کے بعد انجینئرنگ اور ٹیکنالوجی کے طلبہ ہیں۔

● پوسٹ گریجویٹ اسٹڈیز میں سوشل سائنس پہلے اور مینجمنٹ دوسرے نمبر پر ہے۔ سب سے زیادہ طلبہ اندراج میں اتر پردیش کے ہیں۔

”تعلیم ہی امکانات کے دروازے کھولتی ہے“۔ اگر ہم بھارت میں گزشتہ پانچ برسوں کی اعلیٰ تعلیم کے اعداد و شمار پر غور کریں تو یہ بات بالکل درست ثابت ہوتی ہے۔ وزارت تعلیم کے 10 جون کو جاری کردہ آل انڈیا سروے آن ہائر ایجوکیشن رپورٹ 2019-20 کے مطابق، سال 2020 میں ملک میں پی ایچ ڈی کرنے والے طلبہ کی تعداد بڑھ کر 2.03 لاکھ پہنچ گئی ہے۔ سال 2015 میں یہ تعداد 1.17 لاکھ تھی۔ اعلیٰ تعلیمی اداروں میں صرف پی ایچ ڈی کرنے والوں کی تعداد ہی نہیں بڑھی ہے، داخلوں میں خواتین کی شراکت داری میں بھی اضافہ ہوا ہے۔ 2015 سے 2019 کی مدت میں داخلوں میں 11.4 فیصد کا اضافہ ہوا، جبکہ اسی مدت میں لڑکیوں کے داخلے میں 18.2 فیصد کا اضافہ ہوا۔ گزشتہ ایک سال کے اندر اعلیٰ تعلیم میں خواتین کے داخلے میں ریکارڈ 7,52,097 کا اضافہ ہوا ہے۔ 18 سے 23 سال کی عمر میں اعلیٰ تعلیم میں داخلہ لینے والوں میں لڑکیاں، لڑکوں سے آگے ہیں۔ اس عمر میں لڑکوں کا فیصد 26.3 تو وہیں، لڑکیوں کا فیصد 26.4 ہے۔



”یقین ہے کہ آپ ملک کو نئی بلندیوں پر لے جائیں گے“

طلبہ سے بات چیت میں وزیر اعظم نریندر مودی

کووڈ دور میں بچوں کی صحت کی فکر کرتے ہوئے مرکزی حکومت نے انتہائی سنجیدہ فیصلہ کیا ہے۔ سرپرست کے طور پر اہم فیصلہ کرتے ہوئے وزیر اعظم نریندر مودی نے سی بی ایس ای کی 10 ویں بورڈ کے امتحانات کے بعد 12 ویں بورڈ کے بھی امتحانات منسوخ کر دیے تو اس کی جانکاری بھی انہوں نے خود ساجھا کی جس سے طلبہ اور ان کے سرپرستوں کے چہروں پر ایک سکون نظر آ رہا ہے۔ اس فیصلے کے بعد 3 جون کو وزارت تعلیم نے طلبہ اور ان کے والدین کے ساتھ ورچوئل اجلاس کا انعقاد کیا تو اس میں ہر جستہ وزیر اعظم پہنچے۔ ان کا اچانک سے آنا ایک خوشگوار حیرت تھی جس کے بعد طلبہ کے ساتھ وزیر اعظم کی براہ راست بات چیت ہوئی۔

”

بھارت کا نوجوان مثبت سوچ رکھتا
ہے اور عملی رویہ بھی۔ منفی
خیالات کی جگہ آپ دشواریوں اور
چیلنجوں کو اپنی طاقت بنا لیتے
ہیں۔ آپ نے جو اختراعات کئے اور
نئی چیزیں سیکھیں، اس نے آپ کے
اندر نئی خود اعتمادی پیدا کی ہے:
نریندر مودی، وزیر اعظم

بات چیت کے دوران طلبہ نے کھل کر وزیر اعظم کو اپنی
بات
فکر مند یوں اور خیالات سے واقف کرایا تو وزیر اعظم نے
بھی امتحان، کووڈ کے دوران احتیاط اور مستقبل پر بات چیت کی۔ طلبہ
اور سرپرستوں نے رقص، یوٹیوب میوزک چینلوں، ورزش اور سیاست
سے لے کر مختلف النوع موضوعات پر جواب دیا تو وزیر اعظم نے
امتحان منسوخ ہونے کے بعد وقت کا بہتر استعمال کرنے کے لئے انہیں
بھارت کی آزادی کے 75 سال پر تحقیق کرنے اور ایک مضمون لکھنے
کے لئے کہا جو خاص طور پر ان کے اپنے علاقوں کے سلسلے میں ہو۔ پیش
ہیں اس دلچسپ بات چیت کے چند اقتباسات:

پی ایم: تو دماغ سے امتحان جاتا نہیں ہے؟ آپ کے مسمی، پایا کہاں ہیں دکھاؤ۔ آپ کو کیا لگابیٹی امتحان سے نجات پا گئی؟

سرپرست: سر، اچھا فیصلہ ہے، کیونکہ ملک بھر میں صورت حال بہت زیادہ خراب ہے اور ان بچوں کے اوپر تناؤ ختم ہو گیا اور آئندہ کے لئے یہ اپنے کیریئر کے لئے تیاری کر سکتے ہیں، ہمیں اچھا لگا۔

مانتے ہیں اور کہتے ہیں کہ میں ماسک نہیں پہنوں گا، میں اس ضابطہ پر عمل نہیں کروں گا، میں یہ نہیں کروں گا، تب آپ لوگوں کو کیسا لگتا ہے؟

طالبہ: سر، اس ضابطے کو تو ماننا ہی پڑے گا..... جیسے ابھی آپ نے بولا کہ جب لوگ ماسک نہیں پہنتے ہیں یا کووڈ رہنما خطوط کی تعمیل نہیں کرتے اس وقت مایوسی ہوتی ہے، کیونکہ ہماری حکومت نے اس وبا کو لے کر اتنی عوامی بیداری پھیلائی ہے، پھر بھی جب لوگ نہیں سمجھتے ہیں اس بات کو تب بہت برا لگتا ہے۔ اور میں آپ کے ساتھ سا جھکنا چاہوں گی کہ ہم نے اور ہمارے علاقے میں کچھ بچوں نے ایک عوامی بیداری مہم کچھ مہینوں پہلے چلائی تھی۔ ہم نے کڑا ناک کئے، کووڈ رہنما خطوط کے بارے میں لوگوں کو بتایا تھا۔ مجھے لگتا ہے کہ ہم اپنی سطح پر بھی قدم اٹھائیں اور ذمہ دار بنیں تو بہت بڑی تبدیلی آ سکتی ہے۔

پی ایم: اچھا، میں یہ جانتا چاہوں گا کہ آپ پرسوں تک تو یعنی پہلی تاریخ صبح تک تو اس موڈ میں تھے کہ آج یہ پڑھوں گی، کل یہ پڑھیں گے، صبح پانچ بجے اٹھیں گے، چار بجے اٹھیں گے، یہ کریں گے، وہ کریں گے، سب سوچا ہوگا، سب ناٹم ٹیبل بنایا ہوگا۔ اچانک سب چلا گیا، ایک خالی پن آ گیا، اس کو کیسے بھریں گے آپ لوگ؟

طالبہ: سر، میں بس یہی کہنا چاہوں گی کہ آپ نے جیسے ہی شروع کیا تھا تو آپ نے اپنی کتاب 'ایگزیم وارنیرس' میں بتایا تھا، تو میں بس ایک چیز کہنا چاہوں گی کہ میں 10 ویں کلاس میں تھی اور میرا 10 ویں کا امتحان ہونے والا تھا۔ میں تیاری کر رہی تھی اور کوکائے سے یہاں آ رہی تھی، تبھی انٹرپورٹ پر آپ کی کتاب نظر آئی۔ میں نے فوراً ہی اسے خرید لیا تھا اور ایک سینیٹک روز اس کو پڑھا تھا۔ اس بار آپ نے کتاب کی شروعات ہی اس چیز سے کی تھی کہ امتحان کو تہوار کی طرح مناؤ۔ تو سر تہوار کے لئے ڈرنے کی کیا ضرورت؟ مطلب تہوار کے لئے تو ہم تیاری کرتے ہیں کہ وہ کامیاب طور پر ہو اور آپ نے کتاب کے آخر میں یوگ کے منتر سے اختتام کیا تھا۔ یہ دو چیزیں ہیں جو ذہن میں لگا تار تھیں۔

پی ایم: اچھا میرے سوال کا جواب رہ گیا اور ایک نوجوان لگا تار ہاتھ اوپر کر رہے ہیں، ان کو موقع نہیں ملا ہے۔ ہاں بتائیے!

طالبہ علم: سر، میرا نام چندن نیگلڑے ہے۔ میں نے سوچا یہ امتحان میری زندگی کا آخری امتحان نہیں ہے، آگے تو بہت امتحانات آنے والے ہیں۔ ابھی ہماری صحت کو بچا کے رکھنا ہے اور

پچھلی 4-5 پیڑھی میں کسی نے نہ دیکھا اور نہ سنا۔ ہر ہندستانی کہہ رہا ہے کہ ہم اس سے ابھریں گے اور نئی توانائی سے ملک کو آگے لے جائیں گے۔ مجھے بھروسہ ہے کہ آپ آگے جہاں بھی جائیں، اسی طرح مل کر آگے بڑھتے رہیں گے۔

پی ایم: اچھا میں تو اچانک آپ کے یہاں آ گیا ہوں، لیکن میں آپ کو پریشان نہیں کرنا چاہتا ہوں کیونکہ آپ بڑے ہی ہنسی خوشی کے ماحول میں تھے اور مجھے لگ رہا تھا کہ اب امتحان کا تناؤ آپ کو بالکل نہیں ہے۔ کیسے ہیں آپ سب لوگ؟ آپ کو امتحان کا تناؤ ہوتا ہے کیا؟

طالب علم: جی سر! بہت ہوتا ہے۔

پی ایم: (ہنستے ہوئے) پھر تو میرا کتاب لکھنا بیکار ہے، میں نے ایگزیم وارنیرس میں کہا ہے کہ کبھی تناؤ مت رکھو، پھر آپ تناؤ کیوں پالتے تھے؟

طالب علم: سر، ہم روز تیاری کرتے تھے، تب تناؤ کی بات ہی نہیں ہوتی ہے۔

پی ایم: کب تناؤ ہوتا ہے؟

طالب علم: سر، نوجوان کی صحت سب سے زیادہ ضروری ہے، اس لئے اتنا بہترین فیصلہ کیا گیا جس کے لئے ہم عمر بھر آپ کے ممنون رہیں گے۔

پی ایم: ہیتھو رشرماجی! پچھلوہ میں رہتے ہیں؟ میں بھی وہاں سیکٹر 7 میں رہتا تھا۔ کئی برسوں تک وہاں رہا ہوں۔

طالب علم: جی سر، سر آپ کی حمایت کرنے والے بہت سارے لوگ یہاں پر آپ کو دیکھنا چاہتے ہیں دوبارہ سے۔

پی ایم: اچھا یہ بتاؤ بھائی، آپ تو 10 ویں میں ٹاپر تھے تو تیاری کی ہوگی کہ 12 ویں میں بھی ٹاپ کریں گے۔ اب امتحان ہی نہیں ہوگا تو آپ کا سارا رک گیا۔

طالب علم: سر، میں وہی بتا رہا تھا، توقعات ہوں گی لیکن مجھے اچھا لگا۔ کیونکہ اگر میں امتحان دیتا تو وہ دباؤ بڑھتا جا رہا تھا اور ہم دیکھ رہے تھے کہ اتنا محفوظ بھی نہیں ہے اور آپ نے اتنا بہترین فیصلہ کر لیا۔ میں مانتا ہوں جو ٹاپر ہیں یا جو محنت کرتا ہے، محنت کبھی بیکار نہیں جاتی، وہ علم ہمیشہ ہی ہمارے ساتھ رہتا ہے۔ جو مسلسل پڑھائی کرتا آ رہا ہے اور جو بھی معیار آئے گا اس میں وہ پھر بھی اول ہی رہے گا۔ اس میں اسے اتنا فکرمند ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ کچھ لوگ کہہ رہے ہیں کہ ٹاپر مایوس ہیں، لیکن میں مانتا ہوں کہ ہم نے بندوبست تو کر ہی رکھا ہے کہ آپ دوبارہ پیپر دے سکتے ہیں۔ یہ ایک بہت ہی سوچا سمجھا ہوا فیصلہ ہے۔

پی ایم: اچھا بچوں، آپ جب کچھ بڑے اپنے آپ کو بڑا بہادر مانتے ہیں، بڑے پہلوان

پی ایم: ہیلٹھ از ویلتھ، ہمارے یہاں کہتے ہیں نا؟
اچھا کیا کرتے ہیں فٹنس کے لئے اور کتنا وقت
دیتے ہیں؟

طالب علم: میں اور میرا چھوٹا بھائی دونوں ہر دن صبح اٹھ کر 30
منٹ یوگا اور ورزش کرتے ہیں۔
پی ایم: (ہلکے پھلکے انداز کے ساتھ) آپ کے گھر والے سن رہے ہیں
دیکھئے، میں پوچھوں گا تو پھر پکڑے جاوے گا۔

ایسے ہی بڑھا کے رکھیں گے داڑھی۔

پی ایم: میں نے ابھی سب کو کہا کہ آپ امتحان سے باہر نکلنے۔ کچھ اور باتیں کر سکتے ہیں کیا؟
سرپرست: بالکل سر، اور اچھی باتیں کریں تو شاہ رخ خان کو ملنے سے اتنا اچھا نہیں لگا جتنا
آج آپ کو ملنے سے لگا سر۔ خواب سچ ہونے جیسا ہے سر۔

طالبہ: سر میں کھٹک کرتی ہوں، سائیکلنگ بھی کرتی ہوں۔ آپ کے فیصلے کے بعد جو میں نے
پہلا کام کیا تھا کہ میں بارہ بجے تک سوئی تھی کیونکہ امتحان کی وجہ سے صبح آٹھ بجے اٹھنا پڑتا تھا۔

طالب علم: سر میرا نام..... میں تمل ناڈو سے ہوں سر۔ سر مجھے پتہ تھا کہ بورڈ کے امتحانات
منسوخ ہونے والے ہیں تو میں بہت کم پڑھتا تھا۔ ویسے تو ہم راجستھان سے ہیں لیکن تمل ناڈو
میں رہتے ہیں۔

پی ایم: (مسکراتے ہوئے) تو آپ جیوش بھی پڑھتے اور جانتے ہیں؟ تو یہ کیسے پتہ چلا کہ یہ
ہونے والا ہے؟

طالب علم: سر، مجھ سے زیادہ میری دادی جی ایڈیٹ رہتی ہیں، آپ کی ہر نیوز فالو کرتی ہیں
اور مجھے بتاتی رہتی ہیں کہ آج یہ اعلان ہوا۔ وہ آپ کی بہت بڑی فین ہیں۔ دادی جی کو پوری
سیاست کا پتہ ہے۔ سیاسی خبروں سے ایڈیٹ رہتی ہیں۔

پی ایم: اچھا آزادی کے 75 سال ہو رہے ہیں۔ کیا آپ لوگ آزادی کی جنگ میں آپ جس
ضلع میں رہ رہے ہیں، وہاں کیا واقعہ ہوا تھا؟ آزادی کے وقت کیا ہوا تھا؟ اس پر ایک بڑا اچھا
مضمون لکھ سکتے ہیں کیا؟

طالب علم: ہاں سر! بالکل لکھ سکتے ہیں۔

پی ایم طلبہ اور سرپرستوں سے: آپ کے تجربات زندگی میں ہر پڑاؤ پر آپ کے بہت کام آنے
والے ہیں۔ اس کو رونا دور میں جیسے وکسی نیشن کرانا ہے، آپ کے کنبے میں بھی کچھ لوگ ہوں گے
جس کا رجسٹریشن وغیرہ کرنے کا کام آپ کر سکتے ہیں۔ اطراف کے لوگوں کے رجسٹریشن کروانے
کا کام کرو گے اور جب بھی جیسے جیسے وکسین آتی جائے گی، لوگوں کو ملتی جائے گی۔ تو خدمت کے
جذبے سے بھی ضرور کسی نہ کسی کام سے جوڑیے۔ ●

**آزادی کے 75 سال ہو رہے ہیں۔ آپ لوگ
اپنے ضلعوں کی آزادی کے واقعات پر
مضمون لکھ سکتے ہیں۔ ماحولیات کے
لئے کچھ کیجئے۔ یوگ دیوس آرہا ہے، آپ
بھی یوگ کو اپنائیے۔ بہت سارے میچ
ہیں، اولمپک ہے۔ آپ جانئے ان سب کے
بارے میں۔**

آگے آنے والے امتحانات کا سامنا کرنا ہے۔

پی ایم: اچھا ابھی امتحان سے آزاد ہو گئے، تب کیا آئی پی ایل دیکھنے میں وقت لگائیں گے یا
چیمپئنس لیگ فائنل، فرنچ اوپن یا جولائی میں شروع ہونے والے اولمپک کے لئے یا پھر یوگ
دیوس میں ذہن لگے گا؟

طالب علم: سب چیزوں میں ذہن لگے گا سر!

پی ایم: یہ چشمے والی بیٹی کچھ کہنا چاہتی ہے، اسے موقع نہیں مل رہا ہے۔

طالبہ: نمسکا سر! سر جیسے یہ پتہ چلا کہ آپ نے ہمارے امتحانات منسوخ کر دیئے ہیں تو بہت
زیادہ خوشی ہوئی کہ بالآخر ایک دباؤ کم ہوا۔ اب ہمیں پتہ ہے کہ اب ہمیں صرف ہمارے مسابقتی
امتحان کے لئے پڑھنا ہے۔ پہلے ہوتا تھا کہ بورڈ کی تیاری کرتے تھے، پھر ہم آگے کی تیاری
کرتے تھے۔ لیکن اب ہمارے پاس اتنا زیادہ وقت ہو گیا کہ بہت اچھے سے ہم مسابقتی امتحان
کی تیاری کر سکتے ہیں۔

پی ایم: جس بچی نے انگلی اٹھائی ہے، ذرا آپ بتائیے بیٹا۔

طالبہ: نمسکا سر! میں دلی پبلک اسکول، جے پور، راجستھان سے بارہویں کلاس کی طالبہ
ہوں۔ میرا نام جنت ساکشی ہے۔ بارہویں بورڈ کے امتحان کے لئے آپ نے جو فیصلہ کیا ہے،
موجودہ حالات کے پیش نظر یہ فیصلہ بالکل درست ہے کیونکہ بچوں کی حفاظت اور صحت سب سے
اوپر ہے۔ ہمیں سی بی ایس ای پرائیوٹ بھروسہ ہے کہ اس کی جانچ کے طریقے ہمارے مفاد میں
ہی ہوں گے۔

پی ایم: جتنے بھی والدین ہیں سبھی اسکرین پر آجائیں اور میرے لئے بھی اچھا ہو جائے گا کہ
آپ لوگوں کو سب کو سچ بولنا پڑے گا۔ نوجوان کوئی میرے سامنے نظر آ رہے ہیں، بتائیے۔ سفید
قمیص والے کچھ بول رہے ہیں۔

طالب علم: سر، می یہاں پر نہیں ہیں، لیکن وہ اور میں جب ساتھ میں بیٹھتے ہیں تو وہ بتاتی رہتی
ہیں کہ مودی جی کر دیں گے، مودی جی کر دیں گے، فکر مت کرو اور جیسے جیسے لاک ڈاون میں رہتے
تھے تو داڑھی بھی بڑھتی تھی تو می کہتی تھیں کیا کرے گا ایسے، میں نے کہا می مودی جی کے فین ہیں تو



جنہوں نے وزیر اعلیٰ سے زیادہ خود کو ڈاکٹر کھلانا پسند کیا

”جہاں کھیں بھی فن طب سے پیار کیا جاتا ہے، وہاں انسانیت کے لئے بھی پیار ہوتا ہے۔“ فادر آف میڈیسن فادر ہیپو کریٹس کا یہ قول ڈاکٹر بدھان چندر رائے پر بالکل صادق آتا ہے جنہوں نے ایک سیاستدان یا وزیر اعلیٰ سے زیادہ خود کو ہمیشہ ڈاکٹر کھلانا پسند کیا۔۔۔ انڈین میڈیکل ایسوسی ایشن کے بانی ہونے کے ساتھ رائے اس کے صدر بھی رہے۔ رائے کہتے تھے ”ملک میں اصلی سوراخ تبھی آسکتا ہے جب ملک کے باشندے جسم اور دماغ دونوں سے صحت مند ہوں۔“ اور اسی لئے ان کے یوم پیدائش پر یکم جولائی کو ہر سال منایا جاتا ہے نیشنل ڈاکٹر س ڈے۔۔۔



جادو پورٹی بی اسپتال، چترنجن سیواسدن، کملا نہرو اسپتال، وکٹوریہ انسٹی ٹیوشن اور چترنجن کینسر اسپتال قائم کئے۔ 1926 میں انہوں نے چترنجن سیواسدن کا قیام بھی کیا۔ رائے کی زندگی میں اہم موڑ آیا 1923 میں جب انہوں نے سیاست میں قدم رکھا اور بیرک پور سے آزاد امیدوار کے طور پر اس وقت کے قدار لیڈر سر ہندرناتھ بھرجی کو شکست دے دی۔

1928 میں انہیں آل انڈیا کانگریس کمیٹی کا رکن بنایا گیا۔ مہاتما گاندھی نے جب سول نافرمانی تحریک کا آغاز کیا تو بنگال میں اس کے چلانے کی ذمہ داری رائے ہی نبھائی۔ 1933 میں وہ کولکاتہ کے میئر بھی رہے۔ آزادی کے بعد کانگریس پارٹی نے بنگال کے وزیر اعلیٰ کے عہدے کے لئے ڈاکٹر رائے کے نام کی تجویز پیش کی لیکن وہ اپنے طبی پیشہ پڑھیاں مرکوز کرنا چاہتے تھے۔ بات باپوتک پہنچی۔ انہوں نے سمجھا یا تب جا کر رائے وزیر اعلیٰ بننے کو راضی ہوئے۔

**مغربی بنگال کی ترقی کے لئے
کئے گئے کاموں کی بنیاد پر انہیں
'بنگال کا بانی' مانا جاتا ہے۔**

1948 سے 1962 تک مسلسل

14 سال تک وہ مغربی بنگال کے وزیر اعلیٰ رہے۔ لیکن طبی پیشے سے اتنا لگاؤ تھا کہ انہوں نے ہمیشہ مریضوں کی خدمت کی۔ انہوں نے مغربی بنگال میں پانچ نئے شہر قائم کئے، درگا پور، بکلیانی، بدھان نگر، اشوک نگر اور ہار۔ ملک اور سماج کے تئیں ان کی خدمات کے پیش نظر 1961 میں حکومت ہند نے انہیں ’بھارت رتن‘ سے نوازا۔ یہ اتفاق ہی ہے کہ جس یکم جولائی کے دن رائے کی ولادت ہوئی تھی، اسی دن 1962 میں انہوں نے دنیا کو الوداع کہا۔ وفات سے قبل وہ اپنا گھرایک ’نرسنگ ہوم‘ چلانے کے لئے عطیہ کر گئے۔ اس نرسنگ ہوم کا نام ان کی والدہ اگھورکامنی دیوی کے نام پر رکھا گیا۔ ●

سال 1882، تاریخ یکم جولائی کو بہار میں پٹنہ ضلع کے بانکی پور گاؤں میں پیدا ہوئے بدھان چندر رائے نے میٹرکولیشن کا امتحان پٹنہ کے کالج اسکول سے 1897 میں پاس کیا۔ انہوں نے اپنا انٹرمیڈیٹ کلکتہ کے پریڈیٹری کالج سے کیا اور پھر پٹنہ کالج سے ریاضی میں بی اے آنرز کیا۔ اس کے بعد انہوں نے بنگال انجینئرنگ کالج اور کلکتہ میڈیکل کالج میں داخلے کے لئے درخواست دی۔ ان کا انتخاب دونوں ہی اداروں میں ہو گیا لیکن انہوں نے میڈیکل کالج میں جانے کا فیصلہ کیا اور وہ 1901 میں کلکتہ چلے گئے۔ کہا جاتا ہے کہ عین اسی وقت ان کے والد سبکدوش ہو گئے۔ ایسے میں ان کی اقتصادی صورت حال کمزور ہوئی تو کتاب خریدنے تک کے پیسے نہیں

بچے۔ یہ وہ دور تھا جب انگریزی حکومت نے بنگال کی تقسیم کا فیصلہ کر لیا تھا۔ رائے بھی اس کے خلاف تحریک میں شامل ہونا چاہتے تھے، لیکن پھر کسی طرح اپنے دل کو سمجھا یا اور اچھا ڈاکٹر بن کر ملک کی خدمت کرنے کا عزم کیا۔

عزم کے اتنے پختہ تھے کہ جیب میں محض 1200 روپے لے کر سال 1909 میں سینٹ برٹھولومیو ہسپتال سے ایم آر سی پی اور ایف آر سی ایس کرنے کے لئے لندن پہنچ گئے۔ کالج کا ڈین کسی ایشیائی طالب علم کو داخلہ دینے کے حق میں نہیں تھا، اس لئے اس نے ان کی درخواست مسترد کر دی، لیکن بدھان بھی کہاں ماننے والے تھے۔ ایک درخواست مسترد ہوتی تو دوسری دیتے، پھر تیسری اور پھر درخواست پر درخواست۔ بالآخر، 30 درخواستوں کے بعد انہیں داخلہ مل گیا۔ انہوں نے دو سال اور تین مہینے میں ایم آر سی پی اور ایف آر سی ایس مکمل کر لیا۔ یہ اس وقت ایک ریکارڈ تھا۔ انہوں نے



روئے زمین پر مسیحا

न आत्मार्थम् न अपि कामार्थम् अतभूत दयां प्रति ॥
वर्तते यत् चिकित्सायां स सर्वम् इति वर्तते ॥

اس کا مطلب ”دولت اور کسی خاص خواہش کو لے کر نہیں، بلکہ مریض کی خدمت کے لئے، رحم کا جذبہ رکھ کر جو کام کرتا ہے، وہی بہتر ڈاکٹر ہوتا ہے۔“ آچاریہ چرک کی صدیوں پہلے کہی گئی یہ بات کووڈوبا کے دور میں ڈاکٹروں اور کورونا جانباڑوں کی زندگی کے سلسلے میں بیحد درست معلوم ہو رہی ہے۔



خدا ایک بار زندگی دے کر زمین پر بھیجتا ہے، ڈاکٹر اسی انسان کو بار بار دیتا ہے زندگی۔ جب ہم اور آپ سماجی فاصلہ بنا کر اپنی حفاظت کر رہے ہیں، وہیں کووڈ وبا کے مخالف حالات میں اپنے کنبوں سے دور رہ کر ڈاکٹر مریضوں کی زندگی کی حفاظت کے ساتھ ملک کی خدمت میں مصروف عمل ہیں۔ 8-10 گھنٹوں تک پی پی ای کٹ اور دیگر حفاظتی آلات کا بوجھ اٹھائے ڈاکٹروں، سائنسدانوں، نرسوں، ایمبولنس اسٹاف، صفائی کارکنوں اور دیگر سبھی کو رونا جاننا زوں کے بیش قیمت تعاون سے کووڈ سے جنگ جیتنے میں مصروف ہے ملک

لکھنؤ کی کنگ جارج میڈیکل یونیورسٹی کے 41 سالہ نوجوان ڈاکٹر سمت روگنا تقریباً ڈیڑھ برس سے کووڈ ڈیوٹی اور اس سے منسلک بندوبست میں جڑے ہیں۔ اس عالمی وبا کی دوسری لہر میں وہ خود اس کی زد میں آ گئے تھے۔ وہ تو دودن میں ہی ٹگیٹو ہو کر واپس کووڈ مریضوں کی خدمت میں مصروف ہو گئے تھے۔ لیکن ان کی پریشانی تب بڑھ گئی جب پیشے سے ڈاکٹر ان کی اہلیہ بھی پاز بیٹو ہو گئیں۔ سمت کو کھانا بنانا نہیں آتا ہے، گھر پر کام کرنے کے لئے نوکر کو بلا نہیں سکتے تھے۔ گاؤں سے بزرگ والدین کو بھی لانا خطرے سے خالی نہیں تھا۔ وہ کہتے ہیں ’’اس دور کی پریشانی کو میں لفظوں میں بیان نہیں کر سکتا۔ گھر والے پریشان تھے تو دوسری طرف ملک کو عجیب بحران درپیش تھا۔ دل میں کنبے کے ساتھ ساتھ یہ بھی خیال آتا تھا کہ جس طرح سے بھی ممکن ہو سکے، ملک کے باشندوں کی مدد کرنی ہے‘‘۔ گیسٹر وانٹرو لاجی ماہر سمت کو پی پی ای کٹ میں اینڈوسکوپ یا دیگر کسی طرح کا علاج کرنے میں دشواریوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

کئی گھنٹوں تک پی پی ای کٹ پہن کر کووڈ کی جنگ میں جڑے ڈاکٹروں کی کہانی کسی تکلیف سے کم نہیں ہے۔ کووڈ کی پہلی لہر میں بین الاقوامی ہوائی اڈے پر ڈیوٹی کر رہے دلی میونسپل کارپوریشن کے محکمہ برائے صحت عامہ میں تعینات 47 سالہ ڈاکٹر ارجے مکار خراجی ملکوں سے آنے والے مسافروں کی جانچ پڑتال میں مصروف تھے۔ وہ بتاتے ہیں ’’پی پی ای کٹ پہننا اس وقت نئی بات تھی۔ عجیب سی گھنٹن محسوس ہوتی تھی۔ اسے پہن کر واش روم نہیں جا سکتے تھے، لہذا پانی بھی اسی کے مطابق پینا ہوتا تھا‘‘۔ اتنا ہی نہیں، جب وہ گھر جاتے تھے تو ایک ہاتھ روم الگ سے اپنے لئے خاص کر رکھا تھا جہاں وہ اپنے سارے کپڑے بھی پہلے ’پوٹاشیم پرمینگنیٹ‘ سے دھو کر کنارے رکھتے تھے، جسے بعد میں گرم پانی اور اینٹی سپیکٹ ڈال کر صاف کیا جاتا تھا۔ اس کے بعد ڈاکٹر ارجے اپنی باقاعدہ ڈیوٹی پر لوٹ کر امراض جلد کے مریضوں کے علاج میں جٹ گئے۔ کووڈ دور میں اب تک وہ امراض جلد میں مبتلا 30-40 ہزار مریضوں کا علاج کر چکے ہیں۔ اسی دوران 17 اپریل کو جب ان کی سالگرہ تھی، گھر میں بچوں نے تیار کیا کرکھی تھیں، لیکن وہ اسی دن کووڈ پازیٹو ہو گئے۔ امراض قلب جیسے مسائل سے جو بھر رہے ڈاکٹر ارجے اور ان کے کنبے میں خوف کا ماحول بن گیا۔ کچھ ہی دنوں میں پورا کنبہ اس کی زد میں آ گیا۔ لیکن ان کی مثبت سوچ اور تحمل نے انہیں اس وبا سے باہر نکال لیا۔

صرف نجی زندگی سے منسلک کہانیاں ہی نہیں، کووڈ کے اس دور میں ڈاکٹروں کے چیلنج بھی سرحد پر لڑنے والے فوجیوں سے کم نہیں ہیں۔ جنگ کے وقت جیسے فوجی ملک کی حفاظت کے لئے ہتھیار اٹھاتا ہے، وہاں اس دور میں ڈاکٹر بھی اپنی ذمہ داری نبھانے میں پیچھے نہیں ہیں۔ دلی کے ایک نجی اسپتال میں اپنی خدمات انجام دینے والے ڈاکٹر پرشانت مکار چودھری نیوروسرجن ہیں۔ کووڈ کی دوسری لہر میں ایک کووڈ مریض اپنے گھر پر آکسیملیشن میں تھا اور صبح اپنے چھت پر گملے میں پانی ڈال رہا تھا، اچانک وہ چھت سے گر گیا۔ ایسے میں اس کا آپریشن کرنا ضروری تھا۔ لیکن ڈاکٹروں اور ان کی پوری ٹیم کے لئے یہ چیلنج سے کم نہیں تھا۔ کیونکہ ایسے میں میڈیکل ٹیم کا کورونا وائرس کی زد میں آنے کا امکان زیادہ تھا۔ لیکن ڈاکٹر پرشانت نے فیصلہ کیا



مشن میں 24 گھنٹے جٹے گروپ کیپٹن پٹنائک

کووڈ کی دوسری لہر کے وقت بھی فوج نے زبردست ہمت و حوصلے کا مظاہرہ کیا ہے۔ فضائیہ میں گروپ کیپٹن اے کے پٹنائک بحران کی گھڑی میں ملک کی مدد کو اپنی خوش قسمتی مانگتے ہیں۔ اپریل ماہ میں آکسیجن کے لئے آپریشن میں جٹے گروپ کیپٹن پٹنائک مسلسل گھریلو اور بین الاقوامی سطح سے آکسیجن اٹھا رہے تھے۔ تین ہزار سے زائد گھنٹوں کی پرواز کر کے 160 بین الاقوامی مشن انہوں نے پورا کیا۔ جس آکسیجن ٹینکر کو پہنچانے میں دو، تین دن لگتے تھے، اسے دو، تین گھنٹوں میں پہنچایا۔ وزیر اعظم نریندر مودی نے مسلح افواج کے تینوں شعبوں کے جوانوں کی ستائش کی جنہوں نے کووڈ کے خلاف جنگ میں اپنی ذمہ داری نبھائی۔



**8-10 گھنٹوں تک پی پی پی ای کٹ اور
حفاظتی آلات پہن کر ڈیوٹی کرتے
ہیں ڈاکٹر اور صحت عملے، اس
دوران وہ پانی تک نہیں پی سکتے۔**



کہ آپریشن کریں گے۔ گزشتہ دو مہینوں میں وہ درجن بھر سے زیادہ نیورو سے منسلک معاملے میں آپریشن کر چکے ہیں اور کووڈ مریضوں کو بھی دیکھ رہے ہیں۔ وہ کہتے ہیں ”ڈاکٹروں کو بھی اس دور میں اپنی ذمہ داریوں کی ادائیگی سے ڈرنا نہیں چاہیے۔“

کووڈ دور میں ایسے ڈاکٹروں، نرسوں اور کورونا جاننا زوں کو لے کر میڈیا میں کئی کہانیاں بھی سرخیاں بنیں جو بتاتی ہیں کہ کیسے ملک کے ساتھ کندھے سے کندھا ملا کر یہ لوگ دن رات اپنی جان خطرے میں ڈال کر دوسروں کی مدد کر رہے ہیں۔ حال ہی میں 28 اپریل کو سوشل میڈیا پر ڈاکٹر سوبل مکوانا نے اپنی دو تصاویر ٹویٹر پر شیئر کیں۔ پہلی تصویر میں وہ پی پی پی ای کٹ میں تھے تو دوسری تصویر پی پی پی ای کٹ اتارنے کے بعد کی تھی جس میں وہ پسینے سے شرابور تھے۔ انہوں نے لکھا ”فخر ہے کہ ملک کی خدمت کے لئے کچھ کر رہا ہوں۔ سبھی ڈاکٹروں اور صحت عملے کی طرف سے کہنا چاہوں گا کہ ہم اپنے کنبے سے دور رہ کر محنت کر رہے ہیں۔ کبھی کووڈ مریضوں سے صرف ایک قدم تو کبھی سنگین طور پر بیمار بزرگوں سے ایک انچ دور ہوتے ہیں۔ میں سبھی سے درخواست کرتا ہوں کہ ٹیکہ ضرور لگوائیں، صرف یہی ایک حل ہے، محفوظ رہیں۔“

کچھ اسی طرح ڈاکٹروں اور کورونا جاننا زوں کی کہانی کو اندور کے شری اربندو میڈیکل کالج کے ڈاکٹر روی ڈوسی بتاتے ہیں ”تقریباً 8-10 گھنٹے پی پی پی ای کٹ پہن رکھنے کے لئے صبر اور تحمل کی ضرورت ہے۔ پی پی پی ای کٹ، ہیڈ گئیر، فیس شیلڈ، چشمہ، این-95 ماسک، الگ سے سرجیکل ماسک، دو جوڑی لمبے دستانے، گھٹنے تک موزے، شوہ کور اور دیگر حفاظتی آلات کے ساتھ تقریباً

ڈیڑھ کلو وزن سے زائد اضافی وزن 8-10 گھنٹوں تک جسم پر رہتا ہے۔ ڈاکٹروں اور کورونا جاننازوں کی اس تکلیف کو بید قریب سے محسوس کرتے ہوئے وزیراعظم نریندر مودی بھی کہتے ہیں ”کبھی کبھی ہمیں ماسک سے تکلیف ہوتی ہے اور دل کرتا ہے کہ چہرے پر سے ماسک ہٹا دیں۔ بات چیت کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ جب ماسک کی ضرورت زیادہ ہوتی ہے، اسی وقت ماسک ہٹا دیتے ہیں۔ ایسے وقت میں آپ سے اپیل کروں گا، جب بھی ماسک سے دقت محسوس ہوتی ہو، دل کرتا ہوتا رہنا ہے تو لمحہ بھر کے لئے ان ڈاکٹروں کو یاد کیجئے، ان نرسوں کو یاد کیجئے، ہمارے ان کورونا جاننازوں کو یاد کیجئے، آپ دیکھئے کیسے وہ ماسک پہن کر گھنٹوں تک مسلسل ہم سب کی زندگی کو بچانے میں جڑے رہتے ہیں۔ آٹھ، آٹھ گھنٹے، دس، دس گھنٹے تک ماسک پہن رکھتے ہیں۔ کیا ان کو تکلیف نہیں ہوتی ہو گی۔“ وزیراعظم کے یہ الفاظ بتاتے ہیں کہ خواہ وہ ڈاکٹر ہوں، نرس ہوں، پیرامیڈیکل اسٹاف ہوں، صفائی عملہ ہوں، ان کی جدوجہد اور خود سپردگی کو ملک دیکھ رہا ہے۔ ان کے ساتھ کووڈ کی اس جنگ میں اطراف میں ایسے کئی لوگ بھی ہیں جو سماج کے اصلی اور سچے ہیرو بن کر ان حالات میں سب سے آگے کھڑے ہیں۔ کووڈ کا یہ دور ڈاکٹروں کے لئے بہت زیادہ چیلنج سے بھرپور رہا ہے، اپنے کنبے سے فاصلے سے ملنا ہو یا ڈیوٹی کے بعد گھر آنے کی بجائے اپنی کاروباری گھر بنا لینا ہو یا پھر کئی ایسے ڈاکٹر جوڑے جو اپنے ایک ہی فلیٹ کو دو حصوں میں بانٹ کر الگ الگ زندگی گزار رہے ہیں۔ اس کے باوجود ڈاکٹر کووڈ مریضوں کی خدمت کے ساتھ ملک کی حفاظت میں اپنا تعاون دے رہے ہیں۔ اس دوران ڈاکٹر بھی کووڈ کی زد میں آگئے کیونکہ ڈاکٹر اور نرس سب سے زیادہ وقت کووڈ مریضوں کے براہ راست رابطے میں رہتے ہیں۔ انڈین میڈیکل ایسوسی ایشن کے اعداد و شمار کے مطابق، پہلی لہر میں 741 تو دوسری لہر میں 15 جون تک 730 ڈاکٹروں کی کووڈ کی وجہ سے موت ہو گئی ہے۔

ڈاکٹروں اور جاننازوں کا تحفظ

کووڈ وبا کے دور میں جب سب کچھ تنہا گیا، ایسے میں ڈاکٹر ہوں یا طبی شعبے میں تحقیق کرنے والے سائنسدان اور دیگر کورونا جانناز ہی امید کی کرن بن کر ابھرے جو انسانیت کی خدمت کرنے میں ملک کے ساتھ کھڑے ہیں۔ لیکن جان خطرے میں ڈالنے والے ان کورونا جاننازوں کے لئے مرکزی حکومت نے کئی اقدامات بھی کئے تاکہ ان کا اور ان کے کنبوں کا حوصلہ برقرار رہے۔ صحت شعبہ سے منسلک ہر کورونا جانناز کے لئے 50 لاکھ روپے کا بیمہ کو رینے کا فیصلہ وبا کے اعلان ہونے کے ساتھ ہی کیا گیا۔ اتنا ہی نہیں، ان کے تحفظ کے لئے مرکزی

نرس بھاونہ کے لئے آسان نہیں تھا کنبے کو منانا

رائے پور کے بی آر امبیڈکر میڈیکل کالج اسپتال میں اپنی خدمات دے رہیں سسٹر بھاونہ دھروبتاتی ہیں کہ کووڈ میں 14 دن کی ڈیوٹی کے بعد 14 دن انہیں آرام دیا جاتا ہے اور دو مہینے پر دوبارہ اس ڈیوٹی میں لگایا جاتا ہے۔ جب انہوں نے پہلی بار ڈیوٹی کی بات اپنے کنبے سے کی تو سبھی گھبرا گئے۔ وہ کہتی ہیں ”جب پہلی بار پی پی ای کٹ پہنا تو بہت مشکل لگا۔ لیکن دو ماہ کی ڈیوٹی میں نے اُنی سی سی یو، وارڈ اور آئیسیولیشن سینٹر میں کی۔“ گھر میں جذباتی ماحول بن گیا تھا، لیکن بھاونہ جب پہلی بار کووڈ مریض کے پاس گئیں تو مریض ان کے کنبے سے بھی زیادہ گھبرا ایا ہوا تھا۔ انہوں نے سمجھایا کہ ڈرنے کی بجائے کووڈ پر وٹو کول کی تعمیل کریں، سب ٹھیک ہو گا۔



کووڈ وبا کی دو لہروں میں ہماری
زندگی بچانے کے لئے وائرس کی زد
میں آکر 1400 سے زائد ڈاکٹر دیے
چکے ہیں قربانی

کووڈ جانباڑوں کا تحفظ

50
لاکھ روپے کا
بیمہ کور



100
دن ڈیوٹی پورا کرنے والوں کو
مستقل ملازمت میں ترجیح

100
دن کووڈ ڈیوٹی پر 'پردہان منتری
کووڈ راشنریہ سیواسمان'

قانونی
تحفظ

ڈاکٹروں سے
تشدد پر آرڈیننس
کے ذریعہ تحفظ
کاجندوبست



ایمبولینس ڈرائیور پریم کو جب ماں نے کہا، نوکری چھوڑ دو

ڈاکٹروں اور نرسنگ عملہ کے ساتھ ساتھ لیب تکنیشین اور ایمبولینس ڈرائیور جیسے فرنٹ لائن عملے بھی کووڈ کے اس دور میں مسیحا کی طرح کام کر رہے ہیں۔ جب کوئی ایمبولینس کسی مریض تک پہنچتی ہے تو انہیں ایمبولینس ڈرائیور مسیحا جیسا ہی لگتا ہے۔ ایسے ہی ایمبولینس ڈرائیور پریم ورمایک فون کال پر مریضوں کو لینے پہنچتے ہیں۔ کووڈ کے دور میں ان کی ماں نے یہ نوکری چھوڑنے کو کہا، لیکن پریم نے اپنی ماں سے کہا ”ماں، اگر میں بھی نوکری چھوڑ کر بیٹھ جاؤں گاتو مریض کو چھوڑنے کون اور کیسے جائے گا۔ کووڈ دور میں سبھی بھاگ رہے ہیں، نوکری چھوڑ چھوڑ کر جا رہے ہیں۔ میں نوکری نہیں چھوڑوں گا۔“ پریم کی طرح ہزاروں لوگ اپنی زندگی کو داؤ پر لگا کر اپنی خدمات فراہم کر رہے ہیں۔

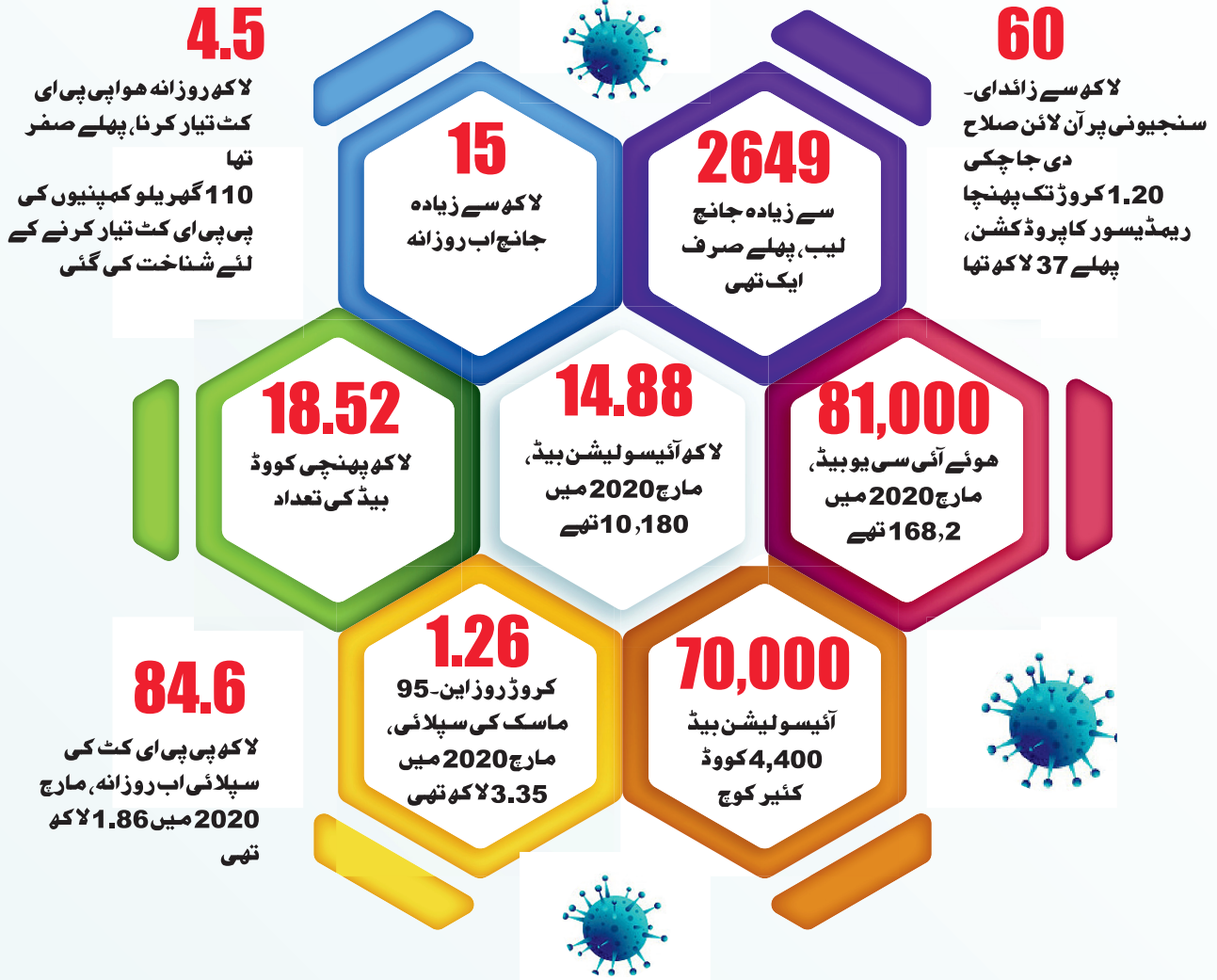


ڈاکٹروں اور صحت عملے کے ساتھ تشدد کے معاملے سامنے آئے تو مرکزی حکومت نے انہیں تحفظ فراہم کرنے کے لئے سخت قانون بنایا۔

ملازمت کی بھرتیوں میں ترجیح دینے اور 100 دن کی ڈیوٹی پوری کرنے والے طبی اہلکاروں کو وزیراعظم کا باوقار کووڈ راشنریہ سیواسمان دینے کا بھی فیصلہ کیا گیا۔ حالانکہ، کووڈ کے دور میں بھی کچھ ایسے تشویش ناک واقعات سامنے آئے جو انسانیت کو شرمسار کرنے والے تھے۔ علاج کے دوران ہوئیں اموات سے کچھ مریضوں کے کنبوں نے ڈاکٹروں کے ساتھ پر تشدد سلوک بھی کیا۔ لیکن اس معاملے میں سختی برتنے ہوئے آرڈیننس کے ذریعہ قانون لایا گیا۔ اس قانون کے تحت طبی اہلکاروں پر حملہ کرنے والے لوگوں کو 3 ماہ سے 5 سال تک کی سزا اور 50 ہزار سے 2 لاکھ روپے تک جرمانہ کا التزام کیا گیا ہے۔ نئے قانون کے مطابق، اس طرح کے جرم کو غیر ضامنی مانا گیا ہے۔ اتنا

حکومت نے وبائی امراض سے متعلق ایکٹ، 1897 میں تبدیلی آرڈیننس کے ذریعہ کی تاکہ صحت عملے کو تحفظ ملے۔ کووڈ کی ڈیوٹی میں تعینات صحت عملے کو مستقبل میں مستقل

کووڈ ڈھانچے کی ایسے ہوئی توسیع



اہم رول ہوتا ہے۔ جب کووڈ دیگر ملکوں کو اپنی زد میں لے رہا تھا، تب بھارت نے بھی اپنی طرف سے کڑی نگرانی شروع کر دی تھی۔ لیکن اس کا پھیلاؤ ہونے لگا تو ملک کے سامنے سب سے بڑا چیلنج تھا، اس نئی وبا کے مطابق صحت ڈھانچے کی تعمیر کرنا۔ اس کے لئے مرکز نے لاک ڈاؤن نافذ کیا تاکہ صحت ڈھانچے کی ترقی کی جاسکے۔ بھارت میں کم وقت میں ہی 6 لاکھ سے زائد کووڈ بیڈ کا بندوبست ہوا۔ اب ملک میں تقریباً 19 لاکھ بیڈ موجود ہیں۔ مارچ 2020 میں 10 ہزار آئیسولیشن بیڈ تھے جو اپریل 2021 میں بڑھ کر 14.88 لاکھ تک پہنچ چکے ہیں۔ اسی طرح گزشتہ سال مارچ میں 2,168 آئی سی یو بیڈ تھے جو رواں سال اپریل میں 81 ہزار سے زیادہ ہو چکے ہیں۔ صحت ڈھانچے کے لئے

ہی نہیں، ڈاکٹروں کے مکمل تحفظ کو پیش نظر رکھتے ہوئے نئے قانون کے مطابق اگر ڈاکٹر یا دیگر اسٹاف کی گاڑی یا کلینک کو نقصان پہنچایا جاتا ہے تو نقصان کی دوگنی رقم کی وصولی جرم کرنے والے سے کرنے کا بھی التزام کیا گیا ہے۔ ایسے معاملوں کی جانچ کا کام سینئر انسپکٹر کے ذریعہ 30 دن میں پورا کرنے اور عدالتی فیصلہ ایک سال میں کرنے کے ساتھ ساتھ زیادہ سنگین معاملوں میں مجرم کو 6 ماہ سے لے کر 7 سال کی سخت سزا کا بھی التزام کیا گیا ہے۔

کووڈ کے دوران صحت ڈھانچے کی ترقی

کسی بھی آفت سے نمٹنے یا پھر سسٹم کو بہتر ڈھنگ سے چلانے میں بنیادی ڈھانچے کا

آکسیجن کی پیداوار میں 10 گنا کا اضافہ



وزیراعظم کی سطح سے براہ راست نگرانی

اپریل 2020
ویکسین ٹاسک فورس
تشکیل دی گئی

جنوری 2021
ویکسین لگانے کا کام
شروع ہو گیا

09
مہینے میں میدان انڈیا
دو ویکسین تیار

14
میٹنگیں وزیراعظم نے
کیں وزراء اعلیٰ کے ساتھ

10
بار قوم کے نام خطاب کر
کے بھروسہ دلایا

24
میٹنگ کابینہ کی کووڈ
مینجمنٹ کی کوششوں پر

97
سے زائد میٹنگ وزارت صحت
کے ذریعہ صوبوں کے ساتھ

9300

ایم ٹی یومیہ تک پہنچی
لیکوڈ میڈیکل آکسیجن
کی پیداوار، 2019 میں
900 ایم ٹی تھی

1,681

ٹینکر تک توسیع، مارچ
2020 میں 1,040 تھی

901

پہنچی کرایو جینک
ٹینکرس کی تعداد، مارچ
2020 میں 609 تھی

11.19

لاکھ میڈیکل آکسیجن
سلینڈر کی تعداد، مارچ
2020 میں 4.35 لاکھ تھی

● 234 آکسیجن ایکسپریس کے
ذریعہ 23 مئی 2021 تک 15 ہزار
میٹرک ٹن آکسیجن ملک کے
مختلف حصوں میں پہنچایا گیا

● 1051 پی ایس اے آکسیجن پلانٹ
کا قیام پی ایم کئیرس فنڈ کی مدد
سے ہو رہا

● 200 کروڑ روپے سے زائد کی رقم
پی ایم کئیرس فنڈ سے آکسیجن
سپلائی کو فروغ دینے کے لئے
ہوئی

● 86 اداروں کو میڈیکل انفراکے لئے
مضبوط کیا گیا 31 ریاستوں /
مرکز کے زیر انتظام علاقوں میں

● 23,056 میٹرک ٹن تک مئی
2021 میں پہنچی ٹینکر کی
صلاحیت، مارچ 2020 میں
1,2480 ایم ٹی تھی

137 فیصد کے اضافہ کے ساتھ 2.23
لاکھ کروڑ روپے کی تخصیص رواں
سال کے صحت بجٹ میں۔ صحت پر
سرکاری خرچ میں اضافہ۔

مرکزی حکومت نے 15 ہزار کروڑ روپے کا بندوبست کر ٹیسٹنگ، لیباریٹری کٹ اور ویکسین
پلیٹ فارم کے بندوبست کے علاوہ ویکسین کے لئے تحقیق، پی پی ای کٹ اور این-95 ماسک
وغیرہ پر توجہ مرکوز کی۔ اسی کا نتیجہ تھا کہ بھارت صفر سے 4.5 لاکھ تک یومیہ پی پی ای کٹ تیار
کرنے والے دنیا کے ترقی یافتہ ملکوں کے زمرے میں آ گیا۔ اس کے لئے 110 گھریلو
کمپنیوں کی شناخت حکومت نے کی۔ جانچ لیب کی تعداد 1 سے بڑھ کر تقریباً ڈھائی ہزار پہنچ گئی
جہاں 15 لاکھ سے زائد ٹیسٹ ہونے لگے۔ کووڈ جانچ کٹ کا پروڈکشن بھی ملک میں صفر سے
10 لاکھ یومیہ تک پہنچ گیا۔



ماں ہمیں جنم دیتی ہے تو کئی بار ڈاکٹر ہمیں دوبارہ زندگی دیتے ہیں۔ بحران کی اس گھڑی میں اسپتالوں میں اس وقت سفید کپڑوں میں نظر آرہے ڈاکٹر، نرس بھگوان کے ہی روپ ہیں۔ اپنی زندگی کو خطرے میں ڈال کر لوگ ہماری زندگی بچا رہے ہیں۔ ڈاکٹر زندگی بچاتے ہیں اور ہم ان کا قرض کبھی نہیں اتار سکتے۔ یہ ہم سب کا فرض ہے کہ جو ملک کی خدمت کر رہے ہیں، جو ملک کے لئے خود کو کھیلتے ہیں، ان کا عوامی احترام ہر لمحہ ہوتے رہنا چاہئے: فریندر مودی، وزیر اعظم

مستقبل کے لئے محفوظ اور صحت مند بھارت کی تعمیر

22 ایمس، 2014 تک 7 تھے

- 184 نئے میڈیکل کالج کی شروعات 2014 کے بعد ہوئی جو مختلف مرحلوں میں ہے، 30,000 اضافی میڈیکل سیٹیں بڑھائی گئیں 7 برسوں میں، آزادی سے لے کر 2014 تک صرف 50 ہزار سیٹیں تھیں۔
- دیہی اور شہری علاقوں میں صحت اور بہبود مراکز کی تعداد میں اضافہ کے لئے سرمایہ کاری۔

● مستقبل میں کسی بھی وبا سے نمٹنے کے لئے سبھی ضلعوں کے اسپتالوں میں انفیکشن ڈس سیز بلاک ہوں گے۔

● وبا سے نمٹنے کے لئے سبھی ضلعوں اور بلاک سطح پر لیب نیٹ ورک اور صحت عامہ کائی میں صحت عامہ کی مربوط لیباریٹریز ہوں گی۔

● نیشنل ڈیجیٹل ہیلتھ مشن 15 اگست 2020 کو شروع ہوا جس کی توسیع ملک بھر میں ہوگی۔

پی ایم کئیرس فار چلڈرن

10 لاکھ روپے کی فکسڈ ڈپازٹ ان بچوں کے لئے جنہوں نے کووڈ میں اپنے ماں، باپ کو کھو دیا ہے۔ اسکولوں میں مفت تعلیم اور اعلیٰ تعلیم میں مالی امداد کے ساتھ 5 لاکھ روپے تک مفت علاج کا بندوبست آیوشمان بھارت یوجنا کے تحت کیا جائے گا۔

کووڈ سے نمٹنے میں سابق فوجی بھی آگے

400 سابق اے ایم سی/ایس ایس سی میڈیکل افسران جو 2017 اور 2021 کے درمیان فوج سے سبکدوش ہوئے، ان کی 11 مہینے کی مدت کے لئے کنٹریکٹ کی بنیاد پر بھرتی، شارٹ سروس کمیشنڈ ڈاکٹروں کو 31 دسمبر 2021 تک ان کی سروس میں توسیع کی گئی۔

ویکسین کی دستیابی کی توسیع

کروڈ روپے ویکسین پروڈکشن بڑھانے کے لئے، سیرم انسٹی ٹیوٹ (3000 کروڑ)، بھارت بائیوٹیک (1500 کروڑ)

4500

مرحلہ وار ٹیکہ مہم

فرنٹ لائن ورکرز کے بعد 45 سال اور پھر 18-45 سال کیا گیا

نچی، سرکاری شعبے کی مینوفیکچرنگ کمپنیوں کی شناخت کی گئی ویکسین پروڈکشن کے لئے

12

کروڈ ٹیکہ لگا کر 26 مئی تک

20

بھارت دنیا کا دوسرا سب سے تیز

ٹیکہ لگانے والا ملک بنا

وباسے نمٹنے کے لئے تحفظ کے 7 اقدامات

کووڈ کے آغاز سے لے کر اب تک بغیر کے، بغیر تھکے، بغیر چھٹی لئے کورونا جاننا ہمارا ملک کی خدمت میں ڈٹے ہوئے ہیں۔ پہلی بار کسی حکومت نے صحت شعبے کو اتنی ترجیح دی ہے جو کووڈ کے خلاف جنگ میں معاون ثابت ہو رہی ہے۔ صحت شعبے پر 2014 کے بعد خاصی توجہ دی گئی ہے اور ملک کی پالیسی اور سیاسی ایجنڈے میں بھی پہلی بار صحت شعبے کو سب سے زیادہ ترجیح ملی ہے۔ اس کی سب سے بڑی مثال ہے کووڈ دور میں پیش کیا گیا ملک کا عام بجٹ جو دور رس سوچ کے ساتھ لایا گیا ہے اور صحت کے بجٹ میں 137 فیصد کا اضافہ مرکزی حکومت کی طویل مدتی سوچ کو ظاہر کرتا ہے۔

औषधं जाह्नवीतोयं वैद्यो नारायणो हरिः

کووڈ ایک ایسی وبا کے طور پر سامنے آیا جس کا نہ کوئی علاج تھا اور نہ ہی دوا۔ ایسے میں تنوع سے بھرپور اور آبادی کے لحاظ سے دنیا کے دوسرے سب سے بڑے ملک بھارت کے لئے اس کا مقابلہ کرنا کسی جنگ سے کم نہیں تھا۔ لیکن ہر صورت حال میں سخت فیصلہ لینے والے وزیر اعظم نریندر مودی نے کووڈ-19 سے نمٹنے کے لئے تحفظ کے 7 اقدامات یقینی بنائے۔ بزرگوں کا خاص خیال، سماجی فاصلہ پر عمل آوری، آئوش کے ذریعہ قوت مدافعت بڑھانا، آروگیہ سٹیو ایپ، ٹچل، غریب اور ضرورت مندوں کی مدد اور سب سے اہم کورونا جاننا زول کا احترام۔ یہ سب اقدامات کووڈ جیسی وبا سے نمٹنے کی سب سے اہم بنیاد بنے ہیں۔

ٹیسٹنگ، ٹریسنگ اور ٹریٹمنٹ کے ساتھ ویکسی نیشن کی تیز رفتار کا اثر

دوسری لہر میں جتنی تیزی سے بڑھے معاملے اس سے زیادہ تیزی سے آئی کمی

ہمارے شاستروں میں کھا گیا ہے ”فاتحین مصیبت آنے پر اس سے پریشان ہو کر ہار نہیں مانتے، بلکہ کوشش کرتے ہیں، محنت کرتے ہیں اور حالات پر جیت حاصل کر لیتے ہیں“۔ کووڈ کے خلاف جنگ میں بھی بھارت اسی اصول پر گامزن ہے۔ یہ مثال ہے بھارت کی اس مضبوط قوت ارادی کا جس کے توسط سے ہم نے ٹیسٹنگ، ٹریسنگ اور ٹریٹمنٹ کے ساتھ تیز ویکسی نیشن کے بنیادی منتر پر چلتے ہوئے کورونا جیسی وبا کے خلاف خود کو مضبوط کیا ہے۔ پہلے جہاں یومیہ نئے مریض تقریباً 4 لاکھ ہوا کرتے تھے، وہ تعداد 15 جون کو کم ہو کر 60 ہزار کے آس پاس پہنچ گئی ہے۔ ملک میں فعال معاملے بھی گھٹ کر اب تقریباً 9 لاکھ رہ گئے۔

7 جون کے بعد 1 لاکھ سے کم ہوئے معاملے، 15 جون کو 60 ہزار پر آئے

95.64%

پہنچ گئی ہے بھارت میں صحت یابی کی شرح۔ وہیں، شرح اموات 1.28 فیصد رہ گئی ہے۔ اب تک ملے کل معاملوں کے محض 3.09 فیصد فعال مریض ملک میں بچے ہیں۔

● بھارت میں روز ملنے والے کورونا معاملوں کے اعداد و شمار پر غور کریں تو 7 جون کو آخری بار ملک میں 1 لاکھ سے زیادہ مریض ملے تھے۔ روزانہ کورونا مریض ملنے کی ہفتہ وار اوسط 11 جون کو کم ہو کر 95,101 پر پہنچ گیا۔ یہ 8 مئی کی دوسری لہر کے پیک کے دوران سامنے آئے 3.9 لاکھ کیسوں کے مقابلے ایک چوتھائی ہے۔

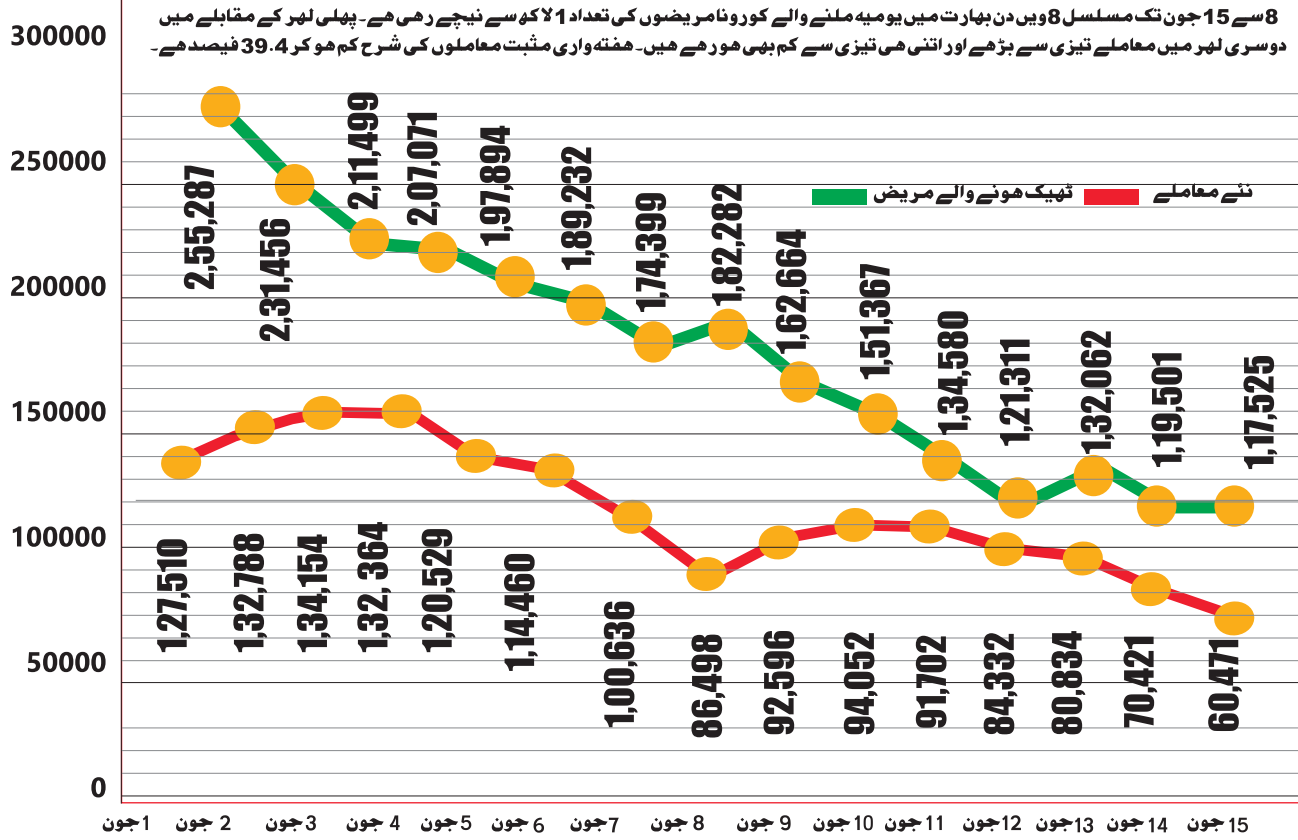
● 8 جون کو یومیہ مثبت شرح کم ہو کر 4.66 فیصد پر آ گئی۔ 16 جون کو یہ شرح 3.48 فیصد رہی۔ یعنی مسلسل نوے دن یومیہ مثبت شرح 5 فیصد نیچے درج کی گئی۔ جہاں یہ شرح کم از کم 14 دن تک 5 فیصد سے کم ہوتی ہے، عالمی صحت تنظیم کے مطابق وہاں کووڈ کنٹرول میں مانا جاتا ہے۔ 20 ریاستوں اور مرکز کے زیر انتظام خطوں میں مثبت شرح 5 فیصد سے کم ہو گئی ہے۔

روان سال مارچ کی 17 تاریخ کو وزیر اعلیٰ کے ساتھ میٹنگ میں وزیر اعظم نریندر مودی نے کورونا کے بڑھتے معاملوں کے پیش نظر تین باتوں پر ریاستوں سے زور دینے کے لئے کہا تھا۔ پہلا، آرٹی پی سی آر ٹیسٹ کی تعداد بڑھانا۔ دوسرا، مائیکرو کٹیفیمنٹ زون پر سختی سے عمل کرنا اور تیسرا، کووڈ بنیادی ڈھانچے بڑھانے کے ساتھ ویکسی نیشن کی رفتار بڑھانے پر زور دینا۔

آپ کو جان کر حیرت ہوگی لیکن یہ سچ ہے کہ اسی بنیادی منتر پر چلتے ہوئے گجرات نے ایک دن بھی لاک ڈاون لگائے بغیر کووڈ انفیکشن کی دوسری لہر کے درمیان صورت حال پر قابو پانے میں کامیابی حاصل کی ہے۔ گجرات میں اختتام ہفتہ میں سرکاری دفاتر میں چھٹی اور نجی دفاتر کو رضا کارانہ طور سے بند کرنے کی چھوٹ دی گئی۔ نائٹ کرفیو کے ساتھ یہاں مائیکرو کٹیفیمنٹ زون کی سخت نگرانی کی گئی۔ ٹیسٹنگ کی رفتار بڑھائی گئی۔ ویکسی نیشن پر دھیان دیا گیا۔ نتیجہ..... 15 جون کو یہاں فعال معاملے کم ہو کر 10 ہزار سے بھی نیچے آ گئے۔



یومیہ جتنے نئے مریض مل رہے، اس سے زیادہ ٹھیک ہو رہے



ویکسی نیشن: تیز رفتار کے لئے صوبوں کو مفت ویکسین

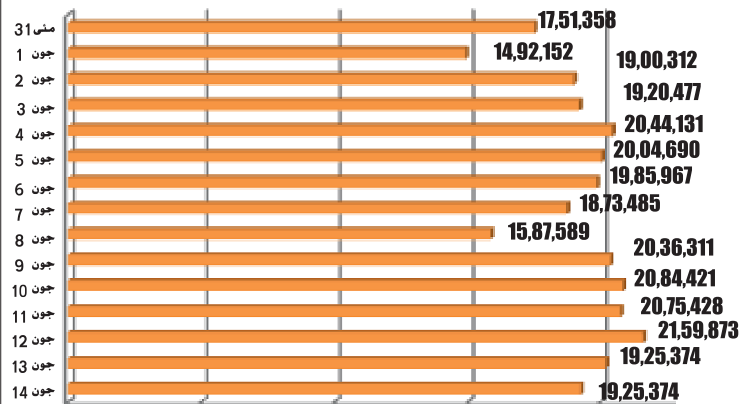
- کورونا کے خلاف جنگ میں بھارت دنیا کی سب سے بڑی ٹیکہ کاری مہم چلا رہا ہے۔ 15 جون تک بھارت میں 25 کروڑ 90 لاکھ لوگوں کو ویکسین دی جا چکی ہے۔ ویکسی نیشن کے لئے 15 جون تک تقریباً 29 کروڑ لوگوں نے رجسٹریشن کرایا ہے۔ اس میں 18 سے 44 سال کی عمر کے لوگ 12 کروڑ 24 لاکھ سے زیادہ جبکہ 45 سال سے اوپر عمر کے لوگ 16 کروڑ 68 لاکھ سے زیادہ ہیں۔

- ٹیکہ کاری کی رفتار بڑھانے کے لئے وزیر اعظم نریندر مودی نے 7 جون کو قوم سے خطاب کرتے ہوئے خود نئی ویکسین پالیسی کا اعلان کیا۔ اس کے تحت 21 جون سے ملک کے ہر صوبے میں 18 سال سے اوپر سبھی لوگوں کو مفت ویکسین دستیاب کرائی جا رہی ہے۔

- کل ویکسین کی 75 فیصد ڈوز حکومت ہند مفت میں صوبوں کو دے رہی ہے۔ 25 فیصد ڈوز نجی اسپتالوں کو مل رہی ہے۔ نجی اسپتال ویکسین کی متعین قیمت پر صرف 150 روپے کا سروس چارج لے سکتے ہیں۔ ادھر، جی ایس ٹی کونسل نے بھی کووڈ کے علاج سے منسلک آلات اور ادویات وغیرہ پر جی ایس ٹی شرح میں کٹوتی کی ہے۔

ٹیسٹنگ ریکارڈ سطح پر پہنچی

بھارت نے یومیہ ٹیسٹنگ کی تعداد میں مسلسل اضافہ کیا ہے۔ ہم پیک کے مقابلے اب زیادہ لوگوں کا ٹیسٹ کر رہے ہیں۔ ملک میں اس وقت 2600 سے زائد لیب میں کووڈ ٹیسٹ ہو رہے ہیں۔



وزیر اعظم کا قوم کے نام
مکمل خطاب سننے کے لئے
کیو آر کوڈ اسکیں کریں۔



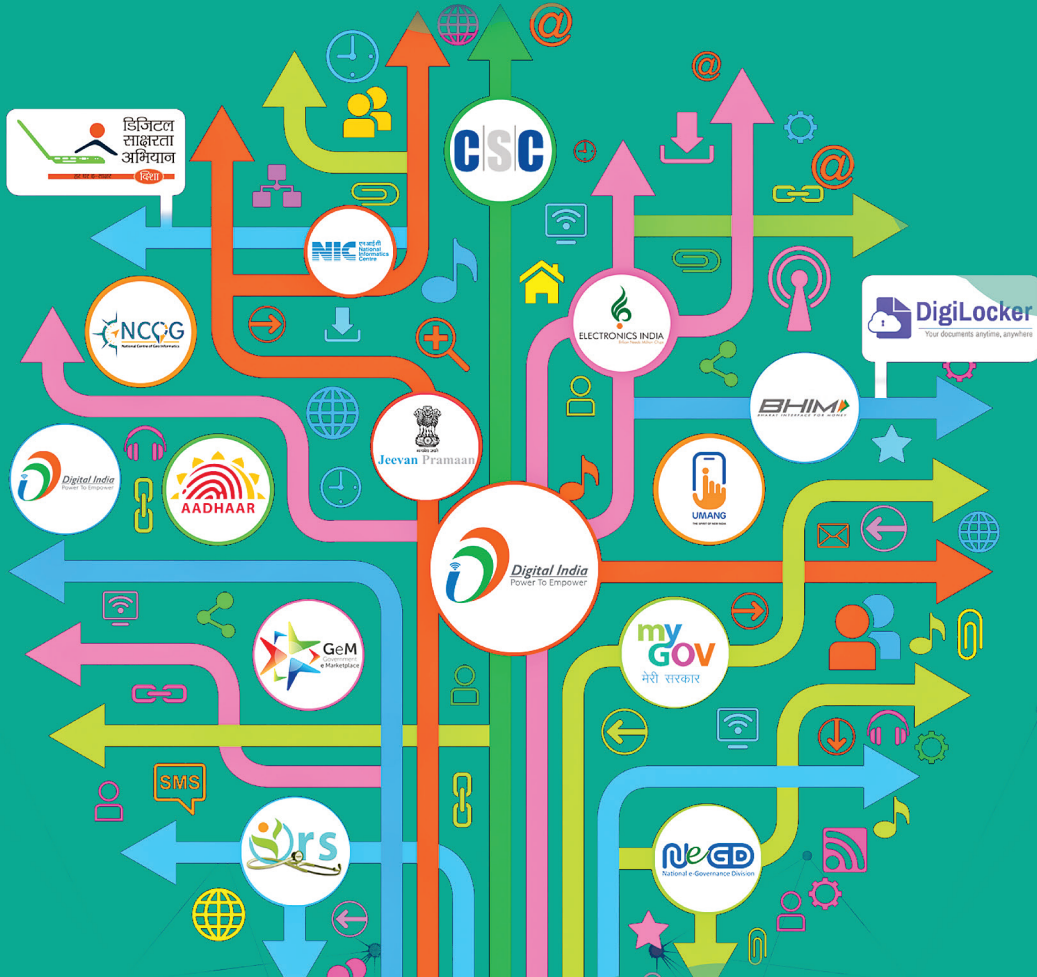
جب ٹھہری دنیا... تب ڈیجیٹل سے بھری اڑان

”

وبا کے دوران ڈیجیٹل تکنیک سے مقابلہ کرنے، کنیکٹ کرنے، مطمئن ہونے اور تسلی دینے میں مدد ملی۔ ڈیجیٹل میڈیا کے توسط سے آج ہم کام کر سکتے ہیں، اپنے چہیتوں کے ساتھ بات کر سکتے ہیں اور دوسروں کی مدد کر سکتے ہیں۔ منفر د بائیومیٹرک ڈیجیٹل شناخت نظام آدھار نے ہمیں غریبوں کو وقت پر مالی مدد فراہم کرنے میں مدد کی۔ بھارت میں ہم طلبہ کی مدد کرنے کے لئے دوسر کاری ڈیجیٹل تعلیمی پروگراموں سوایم اور دکشا کو جلدی سے شروع کرنے میں اہل ہوئے:

نریندر مودی، وزیر اعظم

سیاست ہو یا سفارت کاری یا پھر لوگوں کی زندگیوں کو آسان بنانا، ڈیجیٹل کارول کتنا اہم ہے اسے وزیر اعظم نریندر مودی سے بہتر کون سمجھ سکتا ہے۔ 2014 میں جب انہوں نے ملک کی باگ ڈور سنبھالی تو حکومت اور انتظامیہ میں ایک نئے ڈیجیٹل دور کا آغاز ہوا۔ معیشت سے لے کر ایڑ آف لیونگ تک کے راستے کو جوڑنے کے لئے یکم جولائی 2015 کو 'ڈیجیٹل انڈیا' مہم کا آغاز وزیر اعظم مودی نے خود کیا۔ تب شاید ہی کسی نے سوچا ہو گا کہ کووڈ جیسا بحران آئے گا اور ڈیجیٹل انڈیا ہی زندگی کی پرواز کا ذریعہ بنے گا...



ڈیجیٹل انڈیا کے تحت ان 9 شعبوں پر خاص توجہ

آج خواہ تعلیم ہو یا کسی کو ادائیگی کرنا، پینشن کے لئے لائف سرنٹیفیکیشن ہو یا پھر اپنی حکومت کی کسی اسکیم کے لئے درخواست دینی ہو، ڈیجیٹل دنیا مسلسل بڑھ رہی ہے۔ ڈیجیٹل انڈیا لوگوں کے خوابوں کو حقیقت کے نئے پنکھ دے رہا ہے۔ کیرالہ میں ارناکولم کے ریلوے اسٹیشن پر کبھی قلی کا کام کرنے والے شری ناتھ اس کی سب سے بڑی مثال ہیں جنہوں نے قلی کا کام کرتے ہوئے سرکاری ملازمت کا خواب دیکھا۔ اقتصادی صورت حال بہتر نہیں تھی۔ شری ناتھ نے ریلوے اسٹیشن پر ڈیجیٹل انڈیا، مہم کے تحت لگائے گئے وائی فائی کا استعمال کر پڑھائی کی۔ وہ اب کیرالہ پبلک سروس کمیشن کا امتحان پاس کر چکے ہیں۔

راجستھان کے ضلع الور کی اسپینہٹا یوگی نے نہ صرف ڈیجیٹل لین دین شروع کیا، بلکہ 200 خواتین کے گروپ کو ٹریڈز بنا کر 1600 کنبوں کی زندگی کو پوری طرح سے بدل دیا ہے۔ 12 ویں کلاس تک پڑھے لمبور ماچھی کو کہیں نوکری نہیں مل رہی تھی۔ ایک دن انہیں یوٹیوب پر ڈیجیٹل انڈیا کے بارے میں پتہ چلا۔ انہوں نے کامن سروس سینٹر شروع کیا۔ اس سینٹر سے نہ صرف ماچھی خود کفیل بنے بلکہ وہ تین لوگوں کو نوکری بھی دے رہے ہیں۔

کامیابی کی یہ چند کہانیاں ڈیجیٹل ہوتے نئے بھارت کی بلند تصویریں ہیں۔ آج کی تاریخ میں جہاں چاہ، وہاں راہ..... یہ محض ضرب المثل نہیں رہ گیا ہے، بلکہ ڈیجیٹل انڈیا کے دور میں یہ کہیں آگے کی بات ہو گئی ہے۔ ڈیجیٹل طاقت وقت کی مانگ ہے۔ وزیراعظم نریندر مودی کہتے ہیں ”ایم۔ گورنس، یعنی موبائل گورنس سے پوری حکومت آپ کے موبائل میں قید ہے“۔ پچھلے چھ سال میں ہی بھارت میں انٹرنیٹ استعمال کرنے والوں کی تعداد دو گنی سے زیادہ ہو چکی ہے۔ 2014 کے آس پاس یہ تعداد تقریباً 30-35 کروڑ ہوا کرتی تھی جو بڑھ کر اب 70 کروڑ کے پاس پہنچ چکی ہے۔ 2015 سے 2020 کے درمیان وائرس ڈیٹا کا استعمال جہاں 56 گنا بڑھا ہے تو وہیں جی بی ڈیٹا کی قیمتوں میں 96 فیصد تک کمی آئی ہے۔ بھارت کا اسمارٹ فون بازار امریکہ تک کو پیچھے چھوڑ چکا ہے۔ یہ انٹرنیٹ ہی ہے جس میں امیر و غریب کا کوئی فرق نہیں ہے۔ لیکن ڈیجیٹل انڈیا صرف یہی نہیں ہے، بلکہ مرکزی حکومت کی اس فلپگ شپ اسکیم میں تین اہم بنیادیں ہیں۔ پہلی، ڈیجیٹل بنیادی سہولتیں، دوسری، ڈیجیٹل خواندگی اور تیسری، خدمات کی ڈیجیٹل تقسیم۔ اس کے لئے ڈیجیٹل انڈیا

براڈ بینڈ ہائی وی:
براڈ بینڈ ہائی وی سے گاؤں اور شہروں کو جوڑا جا رہا ہے۔

01

عوامی انٹرنیٹ ایکسس پروگرام:
جس کے تحت انٹرنیٹ خدمات مہیا کی جا رہی ہیں۔

02

ٹیلی فون سروس:
سبھی شہریوں کی ٹیلی فون خدمات تک پہنچ یقینی بنائی جا رہی ہے۔

03

ای۔ کرائنتی:
مختلف خدمات الیکٹرانک شکل میں لوگوں کو فراہم کی جا رہی ہیں۔

04

ای گورننس: تکنیک کے توسط سے حکومت، انتظامیہ میں بہتری لائی جا رہی ہے۔

05

انفارمیشن فار آل:
یعنی سبھی کو جانکاری فراہم کی جا رہی ہے۔

06

الیکٹرانکس پروڈکشن: الیکٹرانک مصنوعات کے لئے کل پروزوں کی درآمدات کو صفر کرنا ہے۔

07

ارلی ہارویسٹ پروگرام: اس کا تعلق اسکولوں اور کالجوں میں طلبہ اور اساتذہ کی حاضری سے ہے۔

08

آئی ٹی فار جابس:
یعنی اطلاعاتی ٹیکنالوجی کے ذریعہ ملازمت کے مواقع پیدا کئے جا رہے ہیں۔

09



ڈیجیٹل خود کفالت کی سمت بڑھ رہے قدم

جب ہم خود کفیل بھارت کی بات کرتے ہیں تو اس کا مطلب صرف اقتصادی خود کفالت سے نہیں ہے۔ ڈیجیٹل خود کفالت کا بھی ملک کو خود کفیل بنانے میں اتنا ہی تعاون ہے...

2039

سروس اور بل ادائیگی کی سہولت
13 زبانوں میں امنگ ایپ پر
دستیاب ہے۔ 75.3 کروڑ سے زائد
ڈاون لوڈ کے ساتھ 25 کروڑ اندراج
شدہ صارفین ہیں۔

اس کے ساتھ ہی مرکز اور صوبوں کی
دیگر سبھی خدمات کو بھی اس پلیٹ
فارم پر لانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔

بینکاری خدمات اب کنٹیکٹ لیس، کیش
لیس ہو گئی ہیں اور یو پی آئی کے توسط
سے 24x7 کام کرتی ہیں۔ بھیم ایپ سے
170 سے زائد بینک منسلک ہیں۔

روپے کارڈ اب غریبوں، کسانوں،
متوسط طبقے اور ملک کے ہر طبقے کا
پسندیدہ کارڈ بن گیا ہے۔ ڈی بی ٹی، جن
دھن، آدھار، موبائل کے توسط سے
لاکھوں مستفیدین کو ضروری امداد
پہنچانا ممکن ہو گیا ہے۔ 2020 میں
ڈیجیٹل لین دین میں بھارت دنیا میں
پہلے نمبر پر رہا ہے۔

01 ٹریلین
ڈالر

کی سمت آگے بڑھ
رہی ہے بھارت
کی ڈیجیٹل
معیشت۔

5.5-6

کروڑ مواقع کا امکان بن رہا
ہے 2025 تک۔

ڈیجیٹل انڈیا کے تحت ملک کے آخری گاؤں میں پہلی بار انٹرنیٹ نے
دستک دی ہے۔ میڈیا رپورٹ کے مطابق، پتھوراکڑہ میں چین اور
نیپال سے متصل ان علاقوں کو جہاں فون اور انٹرنیٹ نہیں ہے، انہیں
اب وی۔سیٹ کے ذریعہ ڈیجیٹل دنیا سے جوڑا جا رہا ہے۔

مہم کی شروعات کی گئی جس کا مقصد خدمات کو ڈیجیٹل بنانا اور ڈیجیٹل طور پر لوگوں کو
خواندہ بنانا ہے۔

ڈیجیٹل انڈیا مہم کا مقصد بھارت کو ایک الیکٹرانک معیشت میں بدلنا ہے تاکہ
لوگوں کو زندگی سے منسلک خدمات آن لائن مل سکیں۔ اس پروگرام کے لئے اہم توجہ
ایز آف ڈونگ بزنس اور آرٹیفیشیل انٹیلی جنس پر ہے۔ مرکزی حکومت مسلسل اس
سمت میں کام کر رہی ہے۔ سیکورٹی کے لحاظ سے غیر محفوظ کئی غیر ملکی ایپ پر مرکزی
حکومت نے بندش عائد کر دی تو وہیں، بھارتی آئی ٹی پیشہوروں کے خوابوں کوئی
منزل دینے کے لئے ڈیجیٹل انڈیا کے تحت آتم نربھر بھارت ایپ انویشن چیلنج کی
شروعات بھی کی گئی۔ اس کے انتہائی مثبت نتائج سامنے آئے ہیں۔

بھارت میں آج کی تاریخ میں ڈیجیٹل انڈیا زندگی کا ایک طریقہ بن گیا ہے۔
ڈیجیٹل انڈیا کی بدولت ہمارے ملک میں ترقی کے لئے انسان رخی اپروچ دیکھا گیا
ہے۔ اتنے بڑے پیمانے پر ٹیکنالوجی کا استعمال کرنے سے ہمارے شہریوں کی زندگی
میں کئی تبدیلیاں آئی ہیں اور سب کو فائدہ ملا ہے۔ ساتھ ہی ٹیکنالوجی کے ذریعہ ہم
نے انسانی وقار میں اضافہ کیا ہے۔ کروڑوں کسانوں کو ایک کلک میں مالی تعاون ملتا
ہے۔ لاک ڈاون کے دوران یہ تکنیک ہی تھی جس نے یہ یقینی بنایا کہ بھارت کے
غریبوں کو مناسب اور فوری مدد ملے۔ آج بھارت میں دور افتادہ پہاڑی گاؤں میں
رہنے والی ماں کے پاس اپنے نوزائیدہ بچے کی حفاظت کے لئے بہتر متبادل موجود
ہیں۔ دور دراز کے گاؤں میں رہنے والے بچوں کی تعلیم تک بہتر پہنچ ہے۔ ایک چھوٹا
کسان اپنی فصل کو لے کر زیادہ پر اعتماد ہے اور بہتر بازار کی قیمت اسے مل رہی ہے۔

انتہائی نہیں، کچھ مہینوں میں کئی لاکھ نئے بینک کھاتے کھلنا، غریبوں کے پاس براہ
راست فوائد کا پہنچنا، غریبوں کے لئے بیمہ اور اولڈ ایج میں سب کے لئے پنشن
ڈیجیٹل انڈیا کے سبب ہی تو ممکن ہو سکا ہے۔ یہی نہیں، اطلاعات، تعلیم، ہنرمندی،
صحت، دیکھ رکھ، معاش، مالی شمولیت، اسمال اینڈ ولج انڈسٹریز، خواتین کے لئے
موقع، قدرتی وسائل کے تحفظ کے ساتھ صاف ستھری توانائی کی سمت میں امکانات
کے نئے دروازے بھی کھلے ہیں۔ اس سے حکمرانی میں تبدیلی آئی ہے اور اسے زیادہ
شفاف، جوابدہ، آسان اور شراکت دار بنایا جا سکا ہے۔ اس طرح ڈیجیٹل انڈیا
بنیادی ڈھانچہ کے قیام سے لے کر خدمات تک، مصنوعات کی مینوفیکچرنگ سے لے
کر فروغ انسانی وسائل تک، حکومتوں کی امداد سے لے کر شہریوں کو بااختیار بنانے اور
ڈیجیٹل خواندگی کے فروغ تک، آپ سبھی کے لئے مواقع کا ایک عظیم سائبر ورلڈ بن
گیا ہے۔ ساتھ ہی ڈیجیٹل انڈیا بھارتی نوجوانوں کے لئے روزگار اور آمدنی پیدا
کرنے کے لئے نعت کی طرح ہے۔

تعمیر نو کی سمت میں نئے قدم

نیشنل ڈیجیٹل ہیلتھ مشن

نیشنل ڈیجیٹل ہیلتھ مشن کے تحت ہر ہندوستانی کو ایک ہیلتھ کارڈ دیا جا رہا ہے۔ اس ایک ہیلتھ کارڈ میں آپ کے ہر ٹیسٹ، ہر بیماری، آپ کو کس ڈاکٹر نے کون سی دوا دی، کب دی، آپ کی رپورٹس کیا تھیں، یہ ساری معلومات رہیں گی۔

آپٹیکل فائبر کا جال

اس اسکیم کے تحت 1000 دنوں میں ملک کے سبھی چھ لاکھ سے زائد گاؤں کو آپٹیکل فائبر سے جوڑنے کا ہدف رکھا گیا ہے۔ سال 2014 سے پہلے ملک کی صرف 59 پنچایتیں آپٹیکل فائبر سے منسلک تھیں۔ اب تک 58.1 لاکھ گاؤں میں آپٹیکل فائبر لگا ہے۔

نئی سائبر سیکورٹی پالیسی

ملک میں نئی قومی سائبر سیکورٹی پالیسی کا مسودہ تیار کر لیا گیا ہے۔ بھارت اس سلسلے میں محتاط ہے اور ان خطروں سے نمٹنے کے لئے فیصلہ لے رہا ہے اور نئے نئے نظام بھی مسلسل تیار کر رہا ہے۔ آنے والے وقت میں نئی سائبر سیکورٹی پالیسی لائی جائے گی۔

لکشدیپ کا انٹرنیٹ رابطہ

لکشدیپ کو سب مریں آپٹیکل فائبر کیبل سے جوڑا جائے گا۔ ہمارے ملک میں 1300 سے زائد آئی لینڈس ہیں۔ ان میں سے کچھ چنندہ آئی لینڈس کے ان کی جغرافیائی صورت حال اور ملک کی ترقی میں اہمیت کو دہیان میں رکھتے ہوئے نئی ترقیاتی اسکیمیں شروع کرنے پر کام چل رہا ہے۔

ڈیجیٹل گاؤں

1 لاکھ گاؤں کو ڈیجیٹل گاؤں بنایا جا رہا ہے۔ ڈیجیٹل گاؤں یعنی جہاں سبھی سہولتیں ملیں۔ اسے ٹی ایم ہو، انٹرنیٹ ہو، گاؤں کی دکانوں پر ڈیٹ کارڈ اور ڈیجیٹل والٹ سے ادائیگی کرنے کی سہولت ہو۔

پر دھان منتری ڈیجیٹل ساکسرتا ابھیان میں چھ کروڑ لوگوں کو ڈیجیٹل طور پر خواندہ بنایا جا رہا ہے۔ اس کے تحت ملک بھر میں راشن ڈیلروں سمیت آنگن واڑی اور آشا کارکنان کو انفارمیشن ٹیکنالوجی کی تربیت دی جا رہی ہے جس سے ڈیجیٹل معیشت کی طرف تیزی سے بڑھا جاسکے۔

اندمان اور نکوبار جزیرے میں سمندر کے اندر آپٹیکل فائبر کیبل کنکٹیوٹی کے سبب ان جزیروں پر 4 جی موبائل خدمات، ٹیلی ایجوکیشن، ٹیلی ہیلتھ، ای۔ گورننس اور سیاحت جیسی سہولتوں کو فروغ ملے گا۔ اس پر تقریباً 1,224 کروڑ روپے کی لاگت آئی ہے۔

ڈیجی سیوک

ڈیجی سیوک شہریوں کے لئے ایک آن لائن رضا کارانہ پلیٹ فارم ہے۔ اس پر مختلف سرکاری محکمے اور ایجنسیاں رضا کاروں کے لئے کام دستیاب کراتی ہیں اور رضا کار اپنی ہنرمندی اور دلچسپی کی بنیاد پر کاموں کا انتخاب کر سکتے ہیں۔

مائی گو موبائل ایپ پر شہری اپنے خیالات ساجھا کر سکتے ہیں۔ ڈیجیٹل انڈیا کے ادھار، ڈی بی ٹی، سی ایس سی، ڈیجی لا کر، امنگ سیوا، مائی گو سے حکمرانی میں شراکت داری، آیوشمان بھارت، پی ایم۔ کسان، ای۔ نیم، سوائل ہیلتھ کارڈ، سواہم پر بھا، اسکالر شپ پورٹل، ای۔ پاٹھ شالا سے لوگوں کی زندگی پر مثبت اثر پڑا ہے۔

3.74

لاکھ کامن سروس سینٹر پر سرٹیفکیٹ، لائسنس، ادھار کارڈ، پاسپورٹ، بینکنگ اور پنشن جیسی کئی سرکاری سہولتوں کی ڈیجیٹل سہولت موجود ہے۔

کووڈ کے دوران نبھایا اہم رول

آر و گہ سیتو ایپ اور ٹیلی میڈیسن سروس ای۔ سنجیونی سے آج ہر کوئی واقف ہے۔ یہ ڈیجیٹل انڈیا پروگرام کی ہی دین ہے۔ آر و گہ سیتو دنیا میں سب سے زیادہ ڈاؤن لوڈ کیا جانے والا کنٹیکٹ ٹریسنگ ایپ ہے تو ای۔ سنجیونی نے گھر بیٹھے ہی لاکھوں لوگوں کو راحت دینے کا کام کیا ہے۔ یہی نہیں، وبا کے وقت گرافکس اور ویڈیو کے توسط سے لوگوں کو بیدار کرنے والی ویب سائٹ مائی گو کی شروعات بھی ڈیجیٹل انڈیا کے تحت ہی کی گئی تھی۔

کابینہ کے فیصلے

کسانوں کے مفاد میں ایم ایس پی میں اضافہ، جدید نظام سے ریلوے میں 'عوامی تحفظ' یقینی



کسانوں کی آمدنی بڑھانے کے لئے خریف سیزن سے ٹھیک پہلے کم از کم امدادی قیمت میں اضافہ ہوا پھر یورپا کے شعبے میں ملک کو خود کفیل بنانے کی پھل یاریلوے کو جدید مواصلاتی سہولتوں سے لیس کر ٹرینوں کے تصادم کو روکنے کی تکنیک کو فروغ دے کر سنگل نظام کو درست کرنا یا پھر بے گھر ہونے کے مسئلے کو دور کرنے کے لئے کرایہ داری سے متعلق ماڈل قانون ریاستوں کو دستیاب کرانا۔ مرکزی حکومت کسانوں کے مفاد سے لے کر ریلوے مسافروں کے تحفظ اور کرایہ پر ملنے والے مکانوں کے لئے قانونی ڈھانچہ تیار کرنے جیسے انقلابی قدم سے ملک کو دے رہی ہے نئی سمت ...

فصل	ایم ایس پی 21-2020	ایم ایس پی 22-2021	پیداوار کی لاگت (22-2021)	ایم ایس پی میں اضافہ	لاگت پر ریٹرن (فیصد میں)
دھان (عام)	1868	1940	1293	72	50
دھان (گریڈ ای)	1888	1960	-	72	-
جوار (ہانی بورڈ)	2620	2738	1825	118	50
جوار (ہانی ڈنڈی)	2640	2758	-	118	-
باجرہ	2150	2250	1213	100	85
راگی	3295	3377	2251	82	50
مکھن	1850	1870	1246	20	50
تور (ارہر)	6000	6300	3886	300	62
مونگ	7196	7275	4850	79	50
اڑد	6000	6300	3816	300	65
مونگ پھلی	5275	5550	3699	275	50
سورج مکھی کے بیج	5885	6015	4010	130	50
سویا بین (پیلا)	3880	3950	2633	70	50
قل	6855	7307	4870	452	50
نائیجر بیج	6695	6930	4620	235	50
کیاس (متوسط ریشہ)	5515	5726	3817	211	50
کیاس (لمبا ریشہ)	5825	6025	-	200	-

فیصلہ: 1

کسانوں کو ان کی فصل کے لئے منافع بخش قیمت یقینی بنانے اور آمدنی بڑھانے کے مقصد سے سرکاری خرید سیزن 2021-22 کے لئے خریف فصلوں کی ایم ایس پی میں اضافہ کیا گیا ہے۔

اثر: اس سے کسانوں کو اپنی لاگت پر 5 سے 65 فیصد کا زیادہ ریٹرن ملے گا کیونکہ مرکزی حکومت لاگت پر 50 فیصد منافع شامل کر ایم ایس پی دیتی ہے۔ گزشتہ سال کے مقابلے میں سب سے زیادہ 452 روپے فی کوئنٹل اور تور اور اڑد کی ایم ایس پی میں 300 روپے فی کوئنٹل اضافہ کی سفارش کی گئی۔ مونگ پھلی اور نائیجر بیج کے معاملے میں پچھلے سال کے مقابلے میں بالترتیب 275 روپے اور 235 روپے فی کوئنٹل کا اضافہ کیا گیا ہے۔ قیمتوں میں اس فرق کا مقصد فصلوں کی تنوع کو فروغ دینا ہے۔

کابینہ کے فیصلے



فیصلہ: 3

محفوظ ریلوے کی سمت میں پھل کرتے ہوئے بھارتی ریلوے کو 700 میگاہرٹز کی فریکوئنسی بینڈ میں 5 میگاہرٹز اسپیکٹرم تقسیم کو منظوری دی۔

● اثر: بھارت میں 96 فیصد ٹریفک ریلوے کے 34 ہزار کلومیٹر کے ٹریک پر ہوتی ہے۔ ایسے میں عوامی تحفظ کو یقینی بنانا کسی بھی حکومت کی اہم ذمہ داری ہوتی ہے۔ اسی سوچ کے ساتھ مرکزی حکومت نے ریلوے کو اسپیکٹرم تقسیم کرنے کا انقلابی قدم اٹھایا ہے۔

● جدید نظام: ابھی تک ریلوے 2 جی اسپیکٹرم کا استعمال کرتی تھی۔ لیکن اب آمدورفت اور مواصلاتی نظام کو زیادہ محفوظ بنانے کے لئے ریلوے کو 4 جی اسپیکٹرم کی زیادہ تقسیم کی گئی ہے۔ ابھی تک ریلوے کا کمیونیکیشن آپٹیکل فائبر سے ہوتا تھا، لیکن اب جدید اسپیکٹرم ملنے سے یہ ریڈیو کمیونیکیشن اور ریئل ٹائم ہوگا۔ سگنل اور مواصلات کے نظام میں بھی اس کا اثر ہوگا۔ یہ دنیا کا جدید نظام ہوگا۔

● نہیں ٹکرائیں گی ٹرینیں: مسافروں کی حفاظت یقینی بنانے کے لئے ملک میں تیار 'میڈان انڈیا' ریل گاڑیوں کو آپس میں ٹکرانے سے روکنے کے نظام کو منظوری دی گئی ہے۔ ٹکراؤ مخالف نظام یعنی دو گاڑیوں کا تصادم نہ ہو، اس کے لئے جو نظام بننا ہے اسے چار بھارتی کمپنیوں نے بنایا ہے۔ میک ان انڈیا کی یہ دلچسپ ایجاد ہے۔ آٹومیک ٹرین پروٹیکشن کا نظام اب ریلوے میں بہت زیادہ مضبوط کیا جا رہا ہے۔ اس آٹومیک ٹرین پروٹیکشن اور ٹرینوں کو ٹکرائے سے روکنے کے نظام سے ٹریفک کی سیکورٹی بڑھے گی۔

فیصلہ: 2

یوریا پیداوار میں ملک کو خود کفیل بنانے کی سمت میں پھل کرتے ہوئے تلنگانہ میں راما گنڈم فرٹیلائزرس اینڈ کیمیکلس لمیٹڈ (آر ایف سی ایل) کے لئے نئی سرمایہ کاری پالیسی 2012 کی توسیع کو منظوری دی۔

اثر: 2014 میں مرکز میں نئی حکومت آنے کے بعد نئی سرمایہ کاری پالیسی لائی گئی تھی جس کے تحت 2019 تک شروع ہونے والے کارخانوں کو رعایتی سبسڈی ملنی تھی۔ لیکن بعد میں شروع ہوئی کمپنیوں کو اس کا فائدہ نہیں ملتا تھا۔ لیکن یوریا کے شعبے میں بھارت کو خود کفیل بنانے کی مسلسل ہورہی پھل میں مرکز نے 2021 میں شروع ہونے والے کارخانوں کو بھی سبسڈی کی سہولت دینے کا فیصلہ کیا ہے۔

● اس پلانٹ سے 12 لاکھ 70 ہزار میٹرک ٹن سودیشی یوریا کی پیداوار سال بھر میں ہوگی۔ اس سے یوریا کی درآمدات کم ہوگی، خود کفیل بھارت کی سمت میں یہ ایک بڑھتا ہوا قدم ہے۔ مرکزی حکومت آگے بھی ایسے منصوبے کو فروغ دینے جارہی ہے تاکہ یوریا کی پیداوار بھارت میں ہی ہونے لگے۔

● راما گنڈم فرٹیلائزرس اینڈ کیمیکلس لمیٹڈ (آر ایف سی ایل) 6165.06 کروڑ روپے کی لاگت سے ایک نئی گیس پرمیٹریں گرین فیلڈ نیم-کوئڈ یوریا پلانٹ قائم کر کے فرٹیلائزر کارپوریشن آف انڈیا کی پرانی راما گنڈم اکائی کو بحال کر رہا ہے۔

● اس سہولت میں دنیا کی بہترین ٹیکنالوجی کو شامل کیا گیا ہے تاکہ تلنگانہ سمیت بھارت کے جنوبی اور وسطی علاقے کے صوبوں کی یوریا کی مانگ پوری کی جاسکے۔

● اس سے علاقے میں سڑک، ریلوے اور زرعی صنعت وغیرہ جیسے بنیادی ڈھانچہ کی ترقی کے ساتھ ساتھ علاقے کی معیشت کو بھی فروغ ملے گا۔

کرایے کے مکان کی سمت میں اہم پھل، ریاستوں، مرکز کے زیر انتظام خطوں کے ذریعہ استعمال میں لانے کے لئے ماڈل ٹیننسی ایکٹ کو منظوری

فیصلہ: 4

● اس سے بے گھر ہونے کے مسئلے کا حل نکلے گا اور ہر آمدنی والے گروپ کے لوگوں کے لئے کرایے پر مکان دستیاب ہوں گے۔

● اس میں کرایے کی رقم کو لے کر کسی طرح کی کوئی بندش نہیں ہوگی۔ مکان مالکوں میں پراپرٹی کو کرایے پر دینے کے لئے زیادہ بھروسہ پیدا ہوگا۔ جو بھی تحریری سمجھوتہ ہو گا اسے ریٹنٹھارٹی کے سامنے جمع کرنا ہوگا۔ ●

● اثر: اس ایکٹ کو ریاستوں اور مرکز کے زیر انتظام خطوں کے لئے جاری کیا جا رہا ہے تاکہ وہ موجودہ کرایہ داری قوانین میں اپنے حساب سے نئے قانون بنا سکیں یا موجودہ قوانین میں ترمیم کر سکیں۔

● ملک بھر میں کرایہ پر مکان دینے کے سلسلے میں قانونی ڈھانچہ کو درست کرنے میں مدد ملے گی جس سے آگے ترقی کا راستہ کھلے گا۔

ملک کا اقتصادی انضمام

यद दुरं यद दुराद्यम, यद च दुरै, व्यवस्थितम्,
तत् सर्वम् तपसा साध्यम् तपोहिदुर्तिक्रमम् ।

یعنی کوئی شئے کتنی ہی دور کیوں نہ ہو، اس کا ملنا کتنا ہی مشکل کیوں نہ ہو، وہ پہنچنے سے کتنی ہی باہر کیوں نہ ہو، مشکل جدوجہد اور محنت سے اسے بھی حاصل کیا جاسکتا ہے۔ چانکیہ کے ان لفظوں میں بھارت کے اقتصادی انقلاب یعنی جی ایس ٹی کے عمل کو بڑے ہی اچھے ڈھنگ سے بیان کیا گیا ہے۔

ملک کی تعمیر میں کچھ لمحے ایسے آتے ہیں جب ہم کسی نئے موڑ پر جاتے ہیں، نئے مقام کی طرف پہنچنے کی کوشش کرتے ہیں۔ 30 جون اور یکم جولائی کی نصف شب کے وقت وفاقیت کی عمدہ مثال پیش کرتے ہوئے ملک نے 17 سال کے سفر کو حقیقت میں تبدیل کر دیا تھا۔ معنی و مفہوم کی دنیا میں جی ایس ٹی ایک انقلاب بنا جس نے پورے ملک کو سمت اور معیشت کو نئی جہت دی۔ ٹیم انڈیا کے ذریعہ اٹھایا گیا بڑا قدم جس نے ملک میں مختلف طرح کے 500 انواع کے ٹیکس سے نجات دلا کر گنگانگر سے ایتانگر تک، لیہہ سے لکشدیپ تک 'ایک ملک' ایک ٹیکس' کا خواب شرمندہ تعبیر کیا تو اب کووڈ دور میں بھی مسلسل 7 مہینوں سے 1 لاکھ کروڑ روپے سے اوپر کاریکارڈ جی ایس ٹی کلکشن بتا رہا ہے اس کی کامیابی کی داستان

”

جی ایس ٹی اب 4 سال کا ہو گیا ہے۔ ان 4 برسوں میں اسے پہلے کے مقابلے اور اچھا و آسان بنانے کے لئے ہم نے کئی اقدامات کئے ہیں۔ چھوٹے کاروباریوں کے لئے سہ ماہی ریٹرن اور ماہانہ ادائیگی کی سہولت ہو یا الیکٹرانک انوائس سسٹم، ہم مسلسل اسے بہتر بنانے کا کام کر رہے ہیں: نرملا سینتارمن، وزیر خزانہ

بھار میں ویشالی کے کملیش کہتے ہیں ”ویٹ سے جی ایس ٹی کہیں بہتر ہے۔ ٹیکس کم ہوا تو گاؤں تک اب سستا سامان پہنچ پا رہا ہے۔ کئی کمپنیوں نے اپنے پروڈکشن کی ایم آر پی کم کر دی ہے۔ ہمارے کاروبار میں بھی اس کا فائدہ مل رہا ہے۔“ وہیں، ہر تاج کہتے ہیں ”ٹیکس سبھی جگہوں پر مساوی ہوا تو اب بھار کا گاؤں بھار سے ہی سامان لیتا ہے۔ یہی نہیں کہ کم ویٹ ہونے کی وجہ سے اسے کوئی سامان لینے دوسرے صوبے کا رخ کرنا پڑتا ہے۔ ہم جیسے دکانداروں کو بھی فائدہ ہوا ہے، جی ایس ٹی سے پہلے اگر کسی دوسرے صوبے سے مال منگواتے تھے تو وہاں ویٹ کے ساتھ 2 فیصدی ایس ٹی دینا پڑتا تھا۔ اب ملک میں کہیں بھی مال لو، سبھی جگہوں پر مساوی قیمتیں ہو گئی ہیں۔ یہ بہت فائدہ مند ہے۔“

مغربی بنگال کے روشن لوڑھا کہتے ہیں ”جی ایس ٹی ملک کو پوری طرح سے



17 طرح کے ٹیکس، 23 سیس

اب ختم ہوا تمام فارموں کا جھنجھٹ

جی ایس ٹی کافل فارم ہوتا ہے گڈس اینڈ سروسز ٹیکس۔ اردو میں اس کا مطلب ہوتا ہے اشیاء اور خدمات ٹیکس۔ یکم جولائی 2017 سے جب جی ایس ٹی نافذ ہوا تب وزیر اعظم نریندر مودی نے اسے گڈ اینڈ سمپل ٹیکس کا نام دیا تھا۔ جی ایس ٹی لانے کے مقصد اور اس کے فوائد کو دیکھیں تو وزیر اعظم کی یہ بات بالکل درست ثابت ہوتی ہے۔ جی ایس ٹی سے پہلے ملک اور صوبوں میں جو ٹیکس نظام نافذ تھا، اس میں کاروباریوں کو کئی طرح کے ٹیکسوں سے گزرنا پڑتا تھا۔ مثال کے طور پر، جیسے ہی مال فیکٹری سے نکلتا تھا، سب سے پہلے اس پر ایکسائز ڈیوٹی ادا کرنی پڑتی تھی۔ کئی اشیاء پر اضافی ایکسائز الگ سے لگتا تھا۔ وہی مال اگر ایک صوبے سے دوسرے صوبے میں بھیجا جا رہا ہے تو صوبے میں داخل ہوتے ہی انٹری ٹیکس لگتا تھا۔ اس کے بعد جگہ جگہ چنگیاں الگ سے۔ مال فروخت کرتے وقت ویٹ دینا پڑتا تھا۔ کئی معاملوں میں فروخت ٹیکس بھی لگتا تھا۔ اگر کوئی سامان لگژری کے زمرے میں آتا ہے تو لگژری ٹیکس الگ سے دینا پڑتا تھا۔ وہ سامان اگر کسی ہوٹل یا ریستوران وغیرہ میں دستیاب کرایا جا رہا ہو تو سروس ٹیکس الگ سے دینا پڑتا تھا۔ الگ صوبوں میں ایک ہی سامان پر ٹیکس کی شرح الگ الگ ہونے سے قیمت بھی الگ ہوتی تھی۔ یعنی صارف کے ہاتھوں تک پہنچنے سے پہلے کسی سامان یا سروس کو کئی طرح کے ٹیکس سے گزرنا ہوتا تھا۔

جی ایس ٹی کا ہی اثر ہے کہ کورونا جیسی وبا کے درمیان بھی مالی سال 2020-21 حکومت کے لئے شاندار رہا۔ کل 10.71 لاکھ کروڑ روپے کا محصول ملا جو گزشتہ مالی سال کے مقابلے میں 12 فیصد زیادہ ہے۔

بدلنے والا ثابت ہوا۔ طویل عرصے سے یہ خواب ہی تھا۔ محض ایک ٹیکس نظام کی وجہ سے ٹیکسوں کے جال سے لوگوں کو آزادی ملی ہے۔ کاروبار کرنا آسان ہے۔ مدھیہ پردیش کے منیج کے سٹیئر ائن کہتے ہیں کہ جی ایس ٹی سے شفافیت کے ساتھ ایمانداری بھی آئی ہے۔ پہلے جن کاروباریوں کو مال بیچتے تھے، ان کا رجسٹریشن نہیں ہوتا تھا۔ اس لئے سپلائی کے بعد ادائیگی کا خطرہ ہوتا تھا۔ اب سب کا رجسٹریشن ہے۔ پورا سسٹم آن لائن ہے، ای۔وے بل بھی آن لائن ہے۔ سسٹم آسان ہوا تو بدعنوانی پر بھی روک لگی ہے۔ سچ میں کہوں تو اب صحیح معنوں میں کاروباریوں کو عزت سے جینے کا حق ملا ہے۔

گجرات کے احمد آباد کے دیوان اب کسی بھی صوبے سے مال خرید سکتے ہیں۔ تمام فارم بھرنے کے جھنجھٹ سے نجات ملی ہے۔ وہ کہتے ہیں ”یہ ہم کاروباریوں کے لئے تبدیلی کا وہ راستہ ہے جس پر چل کر کاروبار تو بڑھے گا ہی، گا ہک سے لے کر تاجر تک اس کا فائدہ ہوگا اور ان سب کا فائدہ مطلب ملک کا فائدہ۔“

اتر پردیش کے علی گڑھ کے وویک دیپ کا ماننا ہے کہ اب آزادی سے کاروبار کرنے کا موقع ملا ہے۔ غلط کام پر جی ایس ٹی نے روک لگائی ہے۔ بازار میں یکساں طور پر اب صحت مند مسابقت بھی ہوگی۔ سچ کہوں تو اب کوئی چاہ کر بھی بے ایمانی نہیں کر سکتا۔

الگ الگ صوبوں کے لوگوں اور کاروباریوں کے یہ خیالات جی ایس ٹی کی کامیابی اور اس سے پہلے اس کی بنیاد رکھنے کی وزیر اعظم نریندر مودی کی کاوشوں کی ایک علامت ہے۔ یہ مرکزی حکومت کی کاوشوں کا ہی نتیجہ ہے کہ کاروباری جہاں اسے اپنے حق میں سب سے بڑا قدم بتاتے ہیں تو وہیں، گا ہک سامان سے ملنے سے۔ اس انقلابی قدم کو چار سال مکمل ہو رہے ہیں۔ ایسے میں جی ایس ٹی کا پورا سفر اور راستے میں آئے مشکل پڑاؤ سے لے کر پوری حقیقت جاننا ضروری ہے۔ سال 2017، جولائی کی پہلی تاریخ، پارلیمنٹ دلہن کی طرح سبھی تھی۔ تمام ذرائع ابلاغ اسے دوسری آزادی کے طور پر دکھا رہے تھے۔ نصف شب کو ملک کوئی سمت دینے والا ایک نیا بالواسطہ ٹیکس ملنے والا تھا،

اب ملک میں چار ناموں سے جی ایس ٹی نظام نافذ

سینٹرل گڈس اینڈ سروسز ٹیکس

Central Goods and Service Tax (CGST)

کوئی سودا ایک ہی صوبے کے دوفریقوں کے درمیان ہو رہا ہو تو مرکز کے حصے کے طور پر جی ایس ٹی دینا ہوتا ہے۔

اسٹیٹ گڈس اینڈ سروسز ٹیکس

(SGST) | State Goods and Service Tax

کوئی سودا ایک ہی صوبے کے دوفریقوں کے درمیان ہو رہا ہو تو ریاست کے حصے کے طور پر ایس جی ایس ٹی چکانا پڑتا ہے۔

یونین ٹیریٹری گڈس اینڈ سروسز ٹیکس

(UTGST/UGST) | Union Territory Goods and Service Tax

اگر کوئی سودا مرکز کے زیر انتظام کسی ریاست کے دوفریقوں (کاروباریوں) کے درمیان ہو رہا ہو تو اسے مرکز کے زیر انتظام ریاست کے حصے کے طور پر یوٹی جی ایس ٹی چکانا پڑتا ہے۔

انٹگریٹڈ گڈس اینڈ سروسز ٹیکس

(IGST) | Integrated Goods and Service Tax

اگر کوئی سودا دو الگ الگ صوبوں کے کاروباریوں کے درمیان ہو رہا ہو تو مرکز اور ریاستی حکومت، دونوں کا حصہ ایک ساتھ آئی جی ایس ٹی کے طور پر چکانا پڑتا ہے۔ یہ مرکزی حکومت کو دیا جاتا ہے، مرکز ریاست کا حصہ اسے دیتا ہے۔

5 جی ایس ٹی شرحوں کے ساتھ سب سے اچھا نظام

- سبھی ٹیکسوں کی طرح قیمت اور سماجی۔ اقتصادی بندوبست کو دھیان میں رکھ کر الگ الگ سلیب ہے۔ جی ایس ٹی شرح ایک ڈائنمک شرح ہے جسے حالات کے مطابق بدل دیا جاتا ہے۔
- جی ایس ٹی کا ڈھانچہ آسان اور سیدھا ہے۔ جی ایس ٹی نظام میں پانچ سلیب ہیں، ایک ٹیکس سے نجات کا سلیب، 5 فیصد سلیب، 12 فیصد سلیب، 18 فیصد سلیب اور 28 فیصد سلیب۔
- ٹیکس سے نجات یا ٹیکس فری سلیب میں تعلیم اور صحت سے متعلق انتہائی ضروری اشیاء ٹیکس فری ہیں۔ 28 فیصد کے سلیب میں پریش اور ضرر رساں زمرے میں آنے والی اشیاء اور خدمات کو رکھا گیا ہے۔



مئی 2021 میں مسلسل آٹھویں مہینے جی ایس ٹی کلکشن 1 لاکھ کروڑ روپے سے زائد رہا ہے۔ کورونا دور کے درمیان یہ 1,02,709 کروڑ روپے رہا، جبکہ مئی 2019 میں یہ 1,00,289 کروڑ روپے تھا۔

جو ملک کے عام لوگوں کو فائدہ پہنچانے والا، مال پیداوار اور اسے بازار تک پہنچانے میں کمپنیوں کے اخراجات کو کم کرنے والا، 17 طرح کے ٹیکس اور اس سے منسلک چھوٹے بڑے 500 انواع کے ٹیکس کے جال سے نجات دلانے کی تاریخ رقم کرنے والا تھا۔ اس وقت کے صدر پرنب کھرجی اور وزیر اعظم نریندر مودی نے پارلیمنٹ کے مرکزی ہال سے بٹن دبا کر ملک میں ایک ٹیکس نظام کو نافذ کیا۔ جی ایس ٹی نافذ ہونے کے دن سے ہی حالات میں زبردست تبدیلی آئی۔ سبھی 17 ٹیکسوں کا انضمام ہو گیا۔ پورا بھارت ایک بازار ہو گیا۔ بین ریاستی ناکے ہٹا دیئے گئے۔ انٹری ٹیکس خاتمے کے بعد شہروں میں داخلہ آسان ہو گیا۔ مختلف صوبے انٹرنیٹ منسٹ کے نام پر 35 فیصد سے 110 فیصد تک ٹیکس

سال 2000 میں ہوئی شروعات کو 2017 میں ملا مقام



● بھارت میں ایک ملک، ایک ٹیکس کے نظام کا پہلا خیال سال 2000 میں آیا تھا۔ تب مرکز میں اٹل بھاری واچپن کی حکومت تھی۔

● 2006 اور 2007 کے عام بجٹ میں بھی جی ایس ٹی کا تذکرہ اس وقت کے مرکزی وزیر خزانہ نے کیا تھا۔ 2007 میں صوبوں کے وزراء نے خزانہ کی مشترکہ کمیٹی کی تشکیل بھی کی گئی۔

● 2008 کے بجٹ خطاب میں یکم اپریل 2010 سے ملک بھر میں جی ایس ٹی نافذ کرنے کی بات کہی گئی۔ لیکن صوبوں کے درمیان اتفاق رائے نہ ہو سکا۔

● ایک ملک، ایک ٹیکس کی سمت میں سب سے اہم تبدیلی کا آغاز ہوا 2014 کے بعد جب ملک میں اقتدار کی تبدیلی کے ساتھ ہی سخت اور ملکی مفاد کے فیصلے لینے کی شروعات ہوئی۔ وزیر اعظم مودی کی قیادت میں وزیر خزانہ ارون جیٹلی نے اس سمت میں اہم اقدامات کئے۔

● جی ایس ٹی نافذ کرنے کے لئے مرکزی حکومت نے دسمبر 2014 میں 122 ویں آئینی ترمیمی بل پیش کر آرٹیکل 246، 248 اور 268 میں ترمیم کرنے کے تین عہد شکنی دکھائی۔ مئی 2015 میں لوک سبھا اور اراگست 2016 میں راجیہ سبھا سے بغیر کسی مخالفت کے پاس ہو گیا۔ اس طرح آئین میں 101 ویں ترمیم ہوئی۔

● چونکہ معاملہ مرکزی حکومت اور صوبوں دونوں کے دائرہ اختیار سے منسلک تھا، اس لئے لوک سبھا اور راجیہ سبھا کے بعد ضرورت تھی کہ ملک کے نصف سے زائد صوبوں کی اسمبلیاں اس کی منظوری دیں۔ آسام اسمبلی نے اسے سب سے پہلے منظوری دی۔

اس لئے تھی آئینی ترمیم کی ضرورت

بھارت میں وفاقی طرز حکمرانی ہے جس میں ٹیکس لگانے کا اختیار بھی صوبوں اور مرکز کے درمیان بننا ہوا تھا۔ اس کے تحت مرکز کو مال کی فروخت پر ٹیکس لگانے کا اختیار نہیں تھا اور اسی طرح صوبوں کو خدمات پر اختیار نہیں تھا اور جی ایس ٹی میں مرکز کو مال کی فروخت پر ٹیکس لگانے کا اختیار دینا ضروری تھا جواب تک صرف صوبوں کو ہی حاصل تھا اور اس کے علاوہ خدمات پر ٹیکس لگانے کا اختیار مرکز کو تھا جو کہ صوبوں کو بھی دلوانا ضروری تھا۔ تبھی مرکز اور صوبے دونوں اپنا جی ایس ٹی ٹیکس لگا سکتے تھے۔ آئینی ترمیم کا اصل مقصد بھی یہی تھا۔

وفاقی ڈھانچے کی منفرد مثال جی ایس ٹی کونسل

جی ایس ٹی آئینی ترمیم میں بھارت میں جی ایس ٹی نافذ کرنے کے لئے تال میل کے تین جی ایس ٹی کونسل نامی ایک آئینی ادارے کا قیام ترمیم کے نفاذ کے 60 دن کے اندر کرنا تھا۔ اس میں مرکز اور صوبوں کی نمائندگی تھی اور اس ادارے کو حکومت کو صلاح دینی تھی۔ اس کونسل میں مرکزی وزیر خزانہ کو صدر اور خزانہ کے مرکزی وزیر مملکت کو رکن بنایا گیا۔ اس کے ساتھ ہی صوبائی حکومتوں کے وزراء نے خزانہ یا نامزد وزیر اس کے رکن بنائے جاتے ہیں۔ اس کونسل میں مرکز کو 1/3 ووٹ کا حق حاصل ہے اور صوبوں کو 2/3 ووٹ کا حق حاصل ہے۔ کسی ایک فیصلے کو پاس کرنے کے لئے 3/4 ووٹوں کی ضرورت ہوتی ہے۔

18 فیصد کر دیا گیا۔ بہت قلیل عرصہ کے لئے کئی سلیب بنائے گئے تھے تاکہ کسی بھی چیز کی قیمت اوپر جانے نہ پائے۔ اس سے قیمتیں بڑھنے سے رک گئیں۔ عام آدمی کے

وصول رہے تھے۔ اس میں بھاری کمی ہوئی۔ 235 اشیاء پر پہلے یا تو 31 فیصد ٹیکس لگ رہا تھا یا اس سے بھی زیادہ۔ ان میں سے 10 کو چھوڑ کر سبھی پر ٹیکس فوراً گھٹا کر اور بھی کم یعنی



جی ایس ٹی ایک، فائدے کئی

ٹیکس پر ٹیکس نہیں چڑھے گا

جی ایس ٹی سے پہلے جو ٹیکس نظام نافذ تھا، اس میں نہ صرف ایک چیز پر کئی الگ الگ ٹیکس لگتے تھے، بلکہ کئی معاملوں میں ٹیکس کے اوپر ٹیکس بھی لگائے جاتے تھے۔ ایسا اس لئے ہوتا تھا کیونکہ کئی اشیاء دو یا دو سے زائد طرح کے زمرے میں آ جاتی تھیں۔ اب یہ دقت ختم ہو گئی ہے۔ کیونکہ اب جی ایس ٹی حتمی طور پر صارف کو ہی ادا کرنا ہے۔ بیچ میں اگر کسی کو جی ایس ٹی چکانا پڑا ہے تو اس کا پیسہ ان پٹ ٹیکس کریڈٹ سسٹم سے ایڈجسٹ ہو جاتا ہے۔

مثال کے طور پر۔ اگر آپ آخری یا حتمی صارف نہیں ہیں اور پہلے کے کسی مرحلے میں آپ نے جی ایس ٹی جمع کیا ہے تو اس کے بدلے آپ کو کریڈٹ ملتے ہیں۔ ان کریڈٹ کا استعمال آپ حکومت کو جی ایس ٹی ادائیگی کے وقت کر سکتے ہیں۔ ہر ماہ جی ایس ٹی ریٹرن بھرنے کے دوران آپ ٹیکس کریڈٹ سسٹم کے توسط سے اپنے کریڈٹ کا ایڈجسٹمنٹ کر سکتے ہیں۔

پوری طرح آن لائن سسٹم

جی ایس ٹی کے سسٹم میں سارے سودوں کی جانکاری آن لائن اپڈیٹ رکھنی ہوتی ہے۔ ہر سودے کی رسید، سپلائی لینے والے اور سپلائی دینے والے، دونوں کے پاس رہتی ہے۔ دونوں اپنی اپنی رسیدوں کی مدد سے ان پٹ ٹیکس کریڈٹ کا فائدہ لے سکتے ہیں۔ سودوں کا میلان نہ ہوا تو آن لائن ہی گڑبڑ پکڑ میں آجائے گی۔ ہر مرحلے پر جی ایس ٹی جمع ہونے کی ذمہ داری اوپر والے کاروباری کے ہونے سے ٹیکس ادائیگی کا سلسلہ نہیں ٹوٹے گا۔ کیونکہ کوئی بھی کاروباری اپنے کریڈٹ کا نقصان نہیں کرنا چاہے گا۔

پیداوار کی بجائے اب کھپت پر ٹیکس

جی ایس ٹی میں ٹیکس کی وصولی تب ہوتی ہے جب کسی سامان یا سروس کو بیچا جاتا ہے۔ سامان یا سروس کی حتمی قیمت میں اس پر متعین جی ایس ٹی شامل ہوتا ہے۔ سامان یا سروس کی سپلائی دینے والا (کاروباری)، اسے سپلائی لینے والے (گاہک) سے وصول کرتا ہے۔ بعد میں اسے حکومت کے کھاتے میں جمع کر دیتا ہے۔ مطلب یہ جی ایس ٹی کی وصولی کی ذمہ داری سامان یا سروس دینے والے پر ہوتی ہے۔

ان پٹ کریڈٹ سسٹم سے ٹیکس واپسی

کسی سامان کی پیداوار سے لے کر، آخری صارف کے ہاتھ پہنچنے تک کئی بار خرید و فروخت کا عمل ہوتا ہے۔ اب چونکہ جی ایس ٹی سسٹم میں ہر خرید و فروخت پر ٹیکس ادا کرنا پڑتا ہے، ایسے میں سامان آخری صارف تک پہنچنے تک بہت مہنگا ہو جانا چاہئے۔ لیکن ایسا ہوتا نہیں ہے۔ کیونکہ اس میں ان پٹ کریڈٹ سسٹم نافذ ہوتا ہے۔

ٹیکس شرح پر منمنائی نہیں

اب پورا بھارت ایک بازار ہو گیا۔ بین ریاستی ناکے ہٹا دیئے گئے۔ انٹری ٹیکس خاتمہ کے بعد شہروں میں داخل ہونا آسان ہو گیا۔ مختلف صوبے انٹر ٹینمنٹ کے نام پر 35 فیصد سے 110 فیصد تک ٹیکس وصول رہے تھے۔ اس میں بھاری کمی ہوئی۔ صوبوں کو ضمانت دی گئی کہ پہلے 5 برسوں کے لئے ان کے محصول میں 14 فیصد کا اضافہ ہوگا۔ جی ایس ٹی کی شرح میں کسی طرح کی تبدیلی کے لئے جی ایس ٹی کونسل کا قیام عمل میں آیا ہے۔ جی ایس ٹی نافذ ہونے کے پہلے سے اب تک اس کونسل کی 43 میٹنگیں ہو چکی ہیں۔

ہوگا۔ یہ اصلاح بھارت کو یکساں ٹیکس نظام کے ایک دھاگے میں باندھنے والا قدم تھا جس سے ملک میں کاروباری سرگرمیاں بڑھیں، ملک کی جی ڈی پی کو بھی نئی شکل ملی اور مہنگائی کو قابو میں کرنے میں بھی کامیابی ملی۔ اسی کا نتیجہ ہے کہ چھوٹے ہوں یا بڑے کاروباری،

استعمال کی چیزیں صرف 5 فیصد ٹیکس کے دائرے میں لائی گئیں۔ ریٹرن آن لائن ہو گئے، اندازہ لگانے اور تخمینہ کرنے کا عمل بھی آن لائن ہو گیا اور انسپکٹروں کی فوج غائب ہو گئی۔ صوبوں کو ضمانت دی گئی کہ پہلے 5 برسوں کے لئے ان کے محصول میں 14 فیصد کا اضافہ

حکومت۔ کاروباریوں کے ساتھ عام لوگوں کو بھی فائدہ

جی ایس ٹی نافذ ہونے سے ٹیکس نظام میں شفافیت اور جوابدہی بڑھ گئی ہے۔ اس سے ایک طرف حکومت کو سہولت ہو گئی ہے، وہیں دوسری طرف کاروباریوں اور صارفین کے لئے بھی یہ فائدہ مند ثابت ہوا ہے۔

صارفین کو فائدہ

- عام اشیا پر طرح طرح کے ٹیکس سے نجات مل گئی ہے۔ ٹیکس کے اوپر ٹیکس ختم ہونے سے اشیا کی لاگت میں غیر ضروری اضافہ نہیں ہو پاتا۔ اس سے پہلے کے مقابلے قیمتوں میں کمی آئی ہے۔
- زندگی کے لئے بہت زیادہ ضروری چیزوں پر ٹیکس کی شرح بھد کم رکھی گئی ہے۔ اس سے عام لوگوں کے زیادہ کام آنے والی چیزیں سستے میں ملتی ہیں۔ غریب اور کم آمدنی والے لوگوں کو راحت ملے گی۔



کاروباریوں کے لئے فائدے

- پہلے کل ملا کر 17 طرح کے ٹیکس تھے۔ اس لئے کسی بھی کاروباری کو 17 انسپیکٹر وں، 17 ریٹرن اور 17 اسسٹنٹ سے جو جھنڈا پڑتا تھا، چنگیوں پر انٹری ٹیکس الگ سے۔ اس سے نجات ملی ہے۔
- سارے دستاویز آن لائن ہوتے ہیں۔ ریٹرن بھرنے کا پورا عمل آن لائن ہے۔ کاروباری کو بے وجہ سرکاری دفتر کے چکر لگانے سے نجات ملی ہے۔
- کریڈٹ کے ذریعہ ریٹرن واپسی میں بھی فائدہ ہوا ہے۔



حکومت کے لئے فائدے

- پہلے ٹیکس دہندہ کے پاس دو ہی متبادل تھے، یا تو وہ اونچی شرحوں پر ٹیکس دے یا پھر اس کی چوری کرے۔ جی ایس ٹی کے عمل کے پیش نظر ہر کاروباری کے رجسٹریشن سے ٹیکس چین میں ایسے کاروباری بھی شامل ہو گئے ہیں جو پہلے چھوٹ جاتے تھے۔ اس سے محصول میں اضافہ ہوا ہے۔ ریٹرن فائل کی تعداد بڑھی ہے۔
- آن لائن سسٹم میں جی ایس ٹی ریٹرن بھرتے وقت ہر مرحلے پر رسیدوں کا ملان ہوتا ہے۔ تبھی پہلے مرحلے میں جمع کئے گئے ٹیکس کریڈٹ کا فائدہ کاروباری کو مل پاتا ہے، اس سے ٹیکس چوری کے امکان پر لگام لگی ہے۔
- کالا بازاری اور اسمگلنگ کے امکان پر روک لگی ہے۔ ملک بھر میں ہر چیز کی قیمت اب ایک جیسی ہے۔
- جی ایس ٹی سے صوبوں کو محصول کا نقصان نہ ہوا اس کے لئے پانچ سال کی مدت کے لئے معاوضہ سسٹم یا جی ایس ٹی سسٹم نافذ کیا گیا ہے۔ پان مصلحہ متبا کو یا اس سے بنے پروڈکٹ، کوئلہ، کاربونیٹڈ واٹر، موٹر کارباجی ایس ٹی سسٹم کے تحت رکھے گئے ہیں۔

سے اور آسان ہوا ہے۔ ایسے وقت میں آئندہ سال جب بھارت اپنی آزادی کے 75 سال مکمل کر رہا ہے اور ہم 2025 تک 5 ٹریلین معیشت کا ہدف لے کر آگے بڑھ رہے ہیں، جی ایس ٹی اس میں سنگ میل ثابت ہوگا۔

آج آسانی سے کاروبار کر رہے ہیں اور ایک ٹیکس نظام سے ریٹرن فائل کرنے کا نظام آسان ہو گیا ہے۔ جی ایس ٹی سسٹم سے بھارت میں ٹیکس نظام آسان ہوا ہے تو کاروباریوں میں نیا بھروسہ پیدا ہوا ہے۔ بھارت میں کاروبار کرنا جی ایس ٹی کی وجہ



ہنسامہتا

درگابائی دیشمکھ

آزادی سے جمہوریہ تک راہ دکھانے والی بہادر خواتین

ماں بھارتی کونجیروں سے نجات دلانے کے لئے آزادی کی جنگ میں شامل ہونے سے لے کر جدید بھارت کی تعمیر میں تعاون دینے کے لئے رات دن ایک کرنے والی بیٹیوں نے تاریخ کی دیواروں پر پتھر کی ایسی لکیریں کھینچی ہیں جو کئی ادوار تک انہٹ رہیں گی۔ ہنسامہتا اور درگابائی دیشمکھ کا نام ایسی ہی خواتین میں شمار ہوتا ہے۔ ہنسامہتا نے جہاں بھارت کے آئین کے ساتھ ساتھ اقوام متحدہ کے ذریعہ حقوق انسانی کے عالمی اعلامیہ میں اہم رول نبھایا، وہیں، درگابائی دیشمکھ خود کورضا کار کے طور پر وقف کر ملک کی خدمت میں تا عمر مصروف رہیں۔ ہنسامہتا کی کاوشوں کا ہی نتیجہ ہے کہ اقوام متحدہ نے مردوں کے حقوق کے اعلان کو بالآخر حقوق انسانی کے عالمی اعلامیہ کے طور پر منظور دی۔ یہی وجہ ہے کہ انہیں حقوق انسانی میں تعاون کے لئے دنیا کی خاتون اول (فرسٹ لیڈی آف دی ورلڈ) بھی کہا جاتا ہے۔ وہیں، درگابائی اپنے زبردست فن خطابت اور مضبوط شخصیت کے سبب لوگوں کے درمیان 'جون آف آرک' کے نام سے مشہور ہوئیں اور اپنے غیر معمولی تعاون سے کروڑوں لوگوں کو ترغیب دے گئیں۔

دور کوئی بھی ہو، بھارت کی بہادر خواتین مردوں سے کبھی بھی، کسی بھی معاملے میں پیچھے نہیں رہیں۔ بھارت کی تاریخ ان کے ناقابل تسخیر حوصلہ، شجاعت اور حصول لیا بیوں سے بھرپور ہے۔ 'جنگ آزادی' سے لے کر 'نئے بھارت کی تعمیر' تک میں ان کا تعاون غیر معمولی رہا ہے اور کئی ادوار تک ان کا یہ تعاون مسلسل جاری رہے گا۔۔۔

درگابائی دیشمکھ: تحریک آزادی کی قد آور رہنما

آندھرا پردیش میں 1909 میں پیدا ہوئیں درگابائی کو ان کے والد نے بچپن سے ہی انسانی خدمت کے لئے ترغیب دلائی۔ ایسے میں محض 10 سال کی عمر میں ہی درگابائی نے کاکیناڈ میں خواتین کے لئے ہندی اسکول قائم کیا اور اسے



چلانا شروع کر دیا۔ بڑی بات ہے کہ خود مہاتما گاندھی، کستور باورسی ایف اینڈ ریوز کے ساتھ اس اسکول کا معائنہ کرنے آئے تھے۔ تب درگابائی کی عمر محض 12 سال تھی۔ گاندھی جی کے رابطہ میں آنے کے بعد انہوں نے نہ

صرف ان کے سامنے اپنے غیر ملکی کپڑوں کی ہولی جلائی، بلکہ اپنے قیمتی زیورات بھی انہیں تحفے میں دے دیئے اور خود کو رضا کار کے طور پر وقف کر دیا۔ درگابائی کا فن خطابت زبردست تھا جسے سن کر لوگ حیران رہ جاتے تھے۔ ان کی جرات اور مضبوط شخصیت کو دیکھ کر لوگ انہیں 'جون آف آرک' کہہ کر پکارتے تھے۔ بھارت کی آئین

'نمک ستیہ' گره کے دوران انہیں 1930-33 کے درمیان تین بار جیل بھی جانا پڑا۔

سازی میں بھی انہوں نے بیش قیمت تعاون دیا جسے فراموش نہیں کیا جا سکتا۔ خواتین کی سماجی صورت حال میں بہتری کے لئے وہ ہمیشہ فعال رہیں اور 'آندھرا مہیلا سبھا'، 'وشوودیا لیم مہیلا سنگھ'، 'ناری رکشا سمیٹی' اور 'ناری بکیتن' سمیت کئی اداروں کے ساتھ بھی ان کا نام سرفہرست طور پر جڑا رہا۔ 1953 میں اس وقت کے مرکزی وزیر خزانہ اور مفکر چنٹا منی دیشمکھ سے شادی کر کے وہ درگابائی دیشمکھ کہلائیں۔ شادی کے وقت وہ منصوبہ بندی کمیشن کی رکن تھیں۔ آندھرا پردیش کے گاؤں میں تعلیم کی ترویج کے لئے انہیں 'نہرو لٹریسی ایوارڈ' سے نوازا گیا تھا۔ 9 مئی 1981 کو 71 سال کی عمر میں حیدرآباد میں ان کا انتقال ہو گیا جو ملک کے لئے ایک ناقابل تلافی خسارہ تھا۔ حالانکہ اپنی مضبوط اور طاقتور شخصیت کے سبب وہ بھارتی خواتین کے لئے آج بھی باعث ترغیب بنی ہوئی ہیں۔

ہنسامہتا: حقوق انسانی کے عالمی اعلامیہ میں غیر معمولی تعاون

سروجنی نائیڈو سے خواتین تحریک کا سبق پڑھنے والی ہنسامہتا، بھارت کی ایک مصلح، سماجی کارکن، ماہر تعلیم، مجاہد آزادی اور مصنفہ ہی نہیں بلکہ مہاتما گاندھی کی سچی شاگردہ بھی تھیں۔ یہی وجہ ہے کہ 1930 میں جب ہنسامہتا گاندھی جی کی قیادت میں

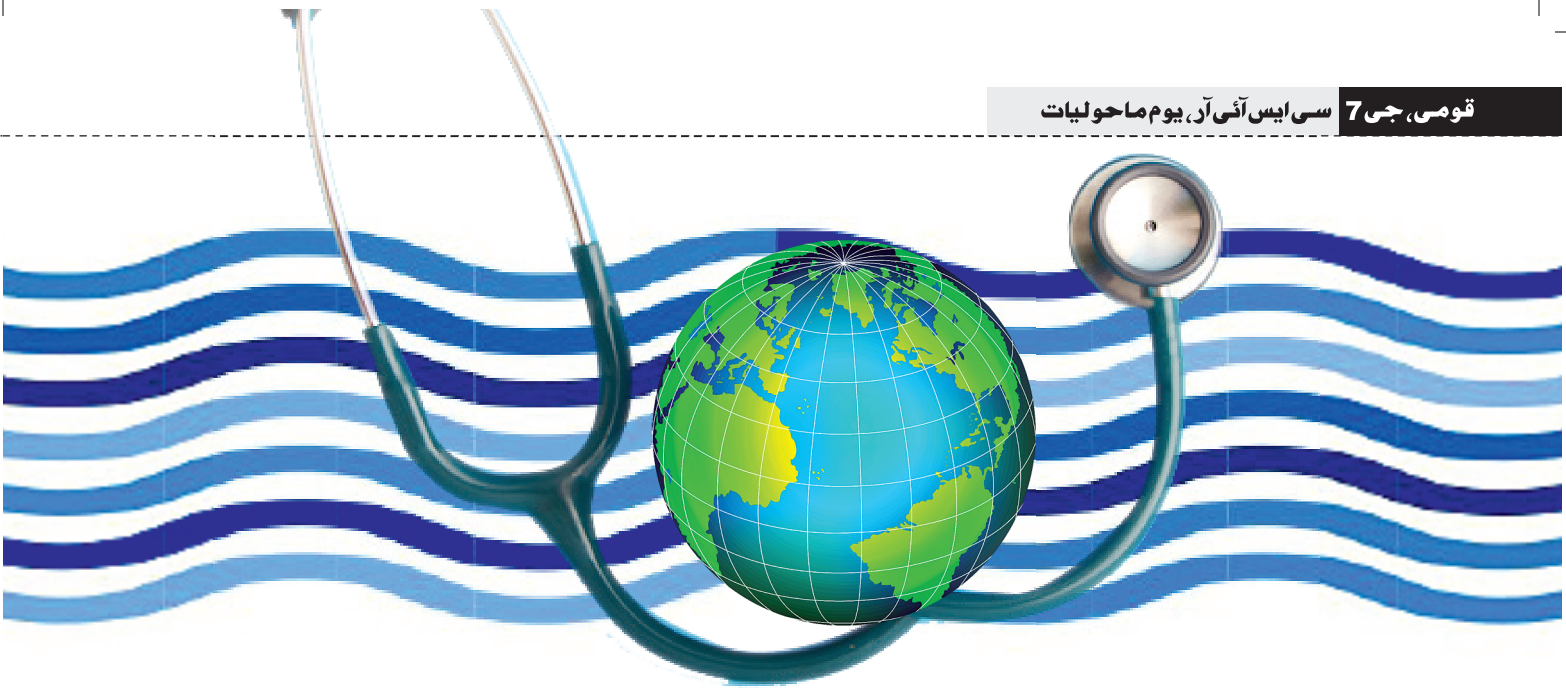


تحریک آزادی سے منسلک ہوئیں تو ان کی شخصیت کا کثیر جہتی پہلو ابھر کر سامنے آیا۔ تحریک آزادی میں فعال شراکت داری میں 1932 اور 1940 میں انہیں جیل بھی جانا پڑا۔ وہ یکساں سول کوڈ کو قومی یکجہتی کے لئے ضروری مانتی تھیں جسے لے کر پنڈت نہرو سے ان کے

گہرے اختلافات بھی تھے۔ انہوں نے 1947-48 میں اقوام متحدہ کے حقوق انسانی کمیشن میں بھارتی نمائندہ کے طور پر کام کیا تھا اور حقوق انسانی کے تاریخی اعلامیہ کو صنفی طور سے زیادہ حساس بنانے میں غیر معمولی تعاون دیا۔ اتنا ہی نہیں، انہیں بھارت کی آئین ساز

اقوام متحدہ کے سکریٹری جنرل انٹونیو گٹریس نے دسمبر 2018 میں 'اہم تعاون دینے کے لئے ہنسامہتا کی ستائش کی تھی۔

آئین کی رکن کے طور پر بھی جانا جاتا ہے جنہوں نے 14 اگست 1947 کی نصف شب کو اقتدار کی منتقلی کے تاریخی موقع پر بھارتی خواتین کی طرف سے قومی پرچم بھینٹ کرنے کا فخر حاصل کیا تھا۔ اقوام متحدہ کے سکریٹری جنرل انٹونیو گٹریس نے دسمبر 2018 میں 'اہم تعاون دینے کے لئے ہنسامہتا کی ستائش کی تھی۔ انہوں نے کہا تھا کہ بھارت کی ہنسامہتا کے بغیر ہم لوگ صرف مردوں کے حقوق کے عالمی اعلامیہ پر بات کر رہے ہوتے، نہ کہ حقوق انسانی پر۔ اتنا ہی نہیں، انہوں نے لڑکیوں کے لئے 14 سال تک مفت اور لازمی تعلیم کی وکالت کی جسے ہنسامہتا کمیٹی ریفارم کے طور پر جانا جاتا ہے۔ بین ذات پات شادی کرنے پر انہیں خود مخالفت کا سامنا کرنا پڑا تھا اور انہیں ذات سے الگ کر دیا گیا تھا۔ ان کی بیش قیمت خدمات کے لئے انہیں 1959 میں پدم بھوشن سے نوازا گیا اور 14 اپریل 1995 کو ان کا انتقال ہو گیا۔



’ایک کرہ ارض، ایک صحت‘ کا منتر

جی-7 جیسے اہم عالمی پلیٹ فارم پر بھارت کے بڑھے رول کے ساتھ وزیر اعظم نریندر مودی نے ملک کا ویژن دنیا کے سامنے رکھا تو وہیں اپنی ماحولیاتی عہد بستگی کا بھی اعادہ کیا۔ ان کے اسی ویژن سے نکلا ہے نئے بھارت کی تعمیر کار و ڈمپ۔ بھارت اپنی ذمہ داری نبھانے کے تئیں کس قدر پابند عہد ہے اس کی مثال ہے کہ جب وزیر اعظم جی-7 میں ماحولیات کے تئیں دنیا کو ایک ساتھ آنے کی اپیل کر رہے تھے، بھارت اس سے ہفتہ بھر پہلے ہی صاف ستھری توانائی کی سمت میں پٹرول میں 20 فیصد اینتھنول ملاوٹ کا ہدف گھٹا کر نیا آغاز بھی کر چکا تھا...

جی-7 میں کس معاملے پر کیا بولے وزیر اعظم



صحت اور کووڈ وبا پر...

- ایک کرہ ارض، ایک صحت کا منتر دیتے ہوئے وزیر اعظم مودی نے رابطوں کا پتہ لگانے اور ویکسین مینجمنٹ کے لئے اوپن سورس ڈیجیٹل ٹولس کے بھارت کے کامیاب استعمال کے بارے میں بھی جانکاری دی اور دیگر ترقی پذیر ملکوں کے ساتھ اپنے تجربہ اور مہارت کو ساجھا کرنے کی بھارت کی خواہش سے واقف کرایا۔
- کورونا ویکسین کو پیٹنٹ سے آزاد کئے جانے کی تجویز پیش کرتے ہوئے وزیر اعظم نے عالمی صحت کے بندوبست میں بہتری لانے میں کی جارہی اجتماعی کاوشوں کے لئے بھارت کی حمایت کے تئیں عہد بستگی جتائی۔ انہوں نے کووڈ سے متعلق ٹیکنالوجیوں پر ٹی آر آئی پی ایس چھوٹ کے لئے بھارت اور جنوبی افریقہ کے ذریعہ ڈبلیو ایچ او میں

دنیا کی سب سے بڑی جمہوریت کے ناٹے آمریت، دہشت گردی، پرتشدد انتہا پسندی، جھوٹی اطلاعات اور معاشی جبر سے پیدا ہونے والے مختلف خطرات سے مشترکہ اقدار کا تحفظ کرنے میں بھارت جی-7 اور مہمان ملکوں کا فطری حلیف بن کر ابھرا ہے۔ گزشتہ دو سال میں پہلی بار دنیا کی سات بڑی اقتصادی طاقتیں 12-13 جون کو ایک ساتھ ایک پلیٹ فارم پر نظر آئی ہیں۔ اس بار برطانیہ کی میزبانی میں ہو رہے اس اجلاس میں دنیا کے سات ممالک امریکہ، جاپان، کناڈا، فرانس، جرمنی اور اٹلی شامل تھے۔ جی-7 کی سربراہی کر رہے برطانیہ نے بھارت، آسٹریلیا، جنوبی کوریا اور جنوبی افریقہ کو مہمان ملک کے طور پر مدعو کیا۔ اس موقع پر وزیر اعظم نریندر مودی نے پہلے دن آؤٹ ریچ سیشن اور دوسرے دن دو سیشن میں اس اجلاس سے ورچوئل طور پر خطاب کرتے ہوئے شمولیتی معاشرہ کے نقطہ نظر یعنی صنعت، سول سوسائٹی اور حکومت کی مربوط کاوشوں کے ساتھ ’ایک کرہ ارض، ایک صحت‘ کا منتر دنیا کو دیا۔

یوم ماحولیات پر نئی پہل

اب 2025 تک ہی 20 فیصد ایتھنول ملاوٹ پٹرول کا ہدف

بھارت دنیا کا واحد ایسا ملک ہے جس نے پیرس ماحولیاتی اجلاس کے تحت طے ماحولیاتی ہدف کو حاصل کیا ہے۔ جی۔7 کے عالمی پلیٹ فارم پر 13 جون کو وزیر اعظم مودی نے جب اس بات کا اعادہ کیا تو سبھی ملکوں نے بھارت کی حمایت کی۔ لیکن یہ ہدف بھارت نے ایسے ہی حاصل نہیں کیا، اس کے پس پشت ہے مسلسل یقینی بھرے فیصلے اور سرسبز ماحولیات کے تئیں مرکزی حکومت کی عہدہ بندی۔ اسی ضمن میں ایک اور قدم اٹھاتے ہوئے 5 جون کو عالمی یوم ماحولیات کے موقع پر بھارت نے 20 فیصد ایتھنول ملاوٹ پٹرول کے اپنے ہدف کو 5 سال گھٹا کر 2030 کی بجائے سال 2025 کر دیا۔ اپنے میں ایتھنول کے پروڈکشن اور ملک بھر میں تقسیم کے لئے اولو العزم ای۔100 پائلٹ پروجیکٹ کی شروعات وزیر اعظم نے کی۔ ایتھنول پرتوجہ مرکوز کرنے سے ماحولیات کے ساتھ ہی ایک بہتر اثر کسانوں کی زندگی پر بھی پڑ رہا ہے۔ گزشتہ سال ہی تیل مارکیٹنگ کمپنیوں نے تقریباً 21 ہزار کروڑ روپے کا ایتھنول خریدا ہے۔ جو 21 ہزار کروڑ روپے خرچ کئے گئے تھے، اب اس کا ایک بڑا حصہ ملک کے کسانوں کی جیب میں گیا ہے۔ مستقبل میں بھی اس سے کسانوں کو بڑا فائدہ ملے گا۔

ایندھن کے طور پر ایتھنول کے کئی فائدے

فضائی آلودگی میں بہت بڑا حصہ گاڑیوں سے نکلنے والے دھوئیں کا ہوتا ہے۔ ایتھنول ملاوٹ ایندھن کے استعمال سے کاربن مونو آکسائیڈ کے اخراج میں 35 فیصد تک کمی کی جاسکتی ہے۔ یہ سلفر ڈائی آکسائیڈ، نائٹروجن آکسائیڈ اور ہائیڈروکاربن کے اخراج کو بھی کم کرتا ہے۔

مجوزہ تجویز پر جی۔7 کی حمایت طلب کی۔

ماحولیاتی عہد بستگیوں پر...

● کرہ ارض کے ماحول اور حیاتی تنوع کی حفاظت وہ ملک نہیں کر سکتے جو الگ الگ اکائیوں کے طور پر کوشش کرتے ہیں۔

● جی۔20 ملکوں میں صرف بھارت ہی پیرس سمجھوتے کی عہدہ بندی کو پورا کر رہا ہے۔ اب بھارتی محکمہ ریل نے طے کیا ہے کہ 2030 تک صفر اخراج کا ہدف مکمل کر لیا جائے۔

● ڈیزائنڈ ریسیلینٹ انفراسٹرکچر الائنس اور انٹرنیشنل سولر الائنس کے طور پر بھارت کے ذریعہ شروع کئے گئے دو اہم عالمی اقدامات بہت موثر ثابت ہو رہے ہیں۔

سائبر سیکورٹی پر...

● اوپن معاشرے غلط اطلاعات اور سائبر حملوں کا آسانی سے نشانہ بن جاتے ہیں۔ یہ یقینی بنانے کی ضرورت ہے کہ جمہوری اقدار کو آگے بڑھانے اور انہیں کسی بھی طرح سے ٹھیس نہ پہنچے، اس کے لئے سائبر اسپیس کو ہمیشہ ایک پلیٹ فارم بنا رہنا چاہئے۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ ٹیک کمپنیاں اور سوشل میڈیا پلیٹ فارمز اپنے صارفین کے لئے ایک محفوظ سائبر ماحول یقینی بنائیں۔

موجودہ دہائی کے ساتھ مستقبل کے لئے تیار ہو رہا بھارت

مودی نے کہا کہ ایک سال میں ہی ہمارے سائنسدانوں نے کووڈ ٹیسٹنگ کٹس اور ضروری آلات سے ملک کو خود کفیل بنا دیا۔ آج بھارت زراعت سے اسپیس سائنس تک، آفات کے بندوبست سے دفاعی تکنیک تک، ویکسین سے ورچوئل رئیلٹی تک، بائیو ٹیکنالوجی سے لے کر بیٹری ٹیکنالوجی تک، ہر سمت میں خود کفیل اور مضبوط بنا چاہتا ہے۔ آج بھارت پائیدار ترقی اور صاف توانائی کے شعبے میں دنیا کو راستہ دکھا رہا ہے۔ 2016 میں ملک نے اروماشن کا آغاز کیا تھا اور سی ایس آئی آر نے اس میں اہم رول نبھایا ہے۔ آج ملک کے ہزاروں کسان پھولوں کی کھیتی سے اپنی قسمت بدل رہے ہیں۔

”گزشتہ صدی کا تجربہ ہے جب پہلے کوئی دریافت دنیا کے دیگر ملکوں میں ہوتی تھی تو بھارت کو اس کے لئے کئی کئی سال تک انتظار کرنا پڑتا تھا۔ لیکن آج ہمارے ملک کے سائنسدان دیگر ملکوں کے ساتھ کندھے سے کندھا ملا کر انسانیت کی خدمت میں مصروف عمل ہیں۔ ایک سال میں میڈان انڈیا کو ویکسین اس کی مثال ہے۔“ سائنسی اور صنعتی تحقیق کی کونسل (سی ایس آئی آر) کی میٹنگ میں 4 جون کو وزیر اعظم نریندر مودی نے سائنس کے اس دور اور بھارتی سائنسدانوں کی اہلیت کا تذکرہ کیا تو ان کا پیغام واضح تھا کہ ملک کو اس دہائی کی ضرورتوں کے ساتھ ساتھ مستقبل کی ضرورتوں کے لئے بھی خود کو تیار کرنا ہوگا۔ اس موقع پر وزیر اعظم نریندر

سی ایس آئی آر کے پروگرام میں
وزیر اعظم کا خطاب سننے کے
لئے کیو آر کوڈ اسکین کریں۔



یوم ماحولیات پر وزیر اعظم کا
مکمل خطاب سننے کے لئے کیو
آر کوڈ اسکین کریں۔



23 جولائی سے
8 اگست

ٹوکیو اولمپک

طاقت کا مظاہرہ کرنے کو تیار بھارتی ایتھلیٹ



جدید اولمپک کے بانی مانے جانے والے پیری ڈی کوبرٹن نے کہا تھا ”در اصل، اولمپک میں جیتنے سے زیادہ حصہ داری لینا اہم ہے۔ اس کا اصل مقصد کھیل کے جذبے کو سمجھنا ہے۔“ کھیل کے جذبے کو فروغ دینے اور صلاحیتوں کو ابھارنے کی مرکزی حکومت کی پہل کا نتیجہ ہے کہ اس بار ٹوکیو اولمپک کے لئے 11 کھیل مقابلوں میں 100 ایتھلیٹوں نے کوالیفائی کیا ہے تو وہیں تقریباً 25 اور ایتھلیٹوں کے ٹوکیو اولمپک کے لئے کوالیفائی کرنے کا امکان ہے۔ اس بار ٹوکیو اولمپک کے لئے 26 پیر ایتھلیٹوں نے کوالیفائی کیا ہے، جبکہ 16 مزید ایتھلیٹوں کے کوالیفائی کرنے کا امکان ہے۔



کھیل ہمارے قومی کردار کے مرکز میں ہے اور ہمارے نوجوان کھیل کی ایک مضبوط اور شاندار ثقافت کی تعمیر کر رہے ہیں۔ اولمپک میں حصہ لے رہے ہمارے نوجوانوں کے تنہا 135 کروڑ بھارتی باشندوں کی نیک تمنائیں ہیں۔ عالمی سطح پر کامیابی حاصل کرنے والے ہر ایک نوجوان کھلاڑی کو دیکھ کر ہزاروں لوگ کھیلوں میں آنے کے لئے راغب ہوں گے۔ کھلاڑیوں کی حوصلہ افزائی کرنے اور انہیں اس بات کا یقین دلانے کہ فخر سے سرشار ایک ملک ان کے ساتھ کھڑا ہے، میں جولائی میں ایک ویڈیو کانفرنس کے توسط سے اپنی اولمپک ٹیم کے ساتھ جڑوں گا: نریندر مودی، وزیر اعظم

بھارتی ایتھلیٹ دنیا کے سب سے بڑے کھیل پروگرام کے لئے تیار ہیں۔ گزشتہ سال مارچ کے آغاز میں کووڈ وبا کے سبب بھارت ملک گیر سطح پر لاک ڈاون میں چلا گیا۔ اس دوران ایتھلیٹوں کے تحفظ کو یقینی بنانے کے لئے حکومت نے ملک بھر میں چل رہے قومی کیمپوں کو معطل کر دیا تھا۔ 24 مارچ 2020 کو ٹوکیو اولمپک اور پیرالمپک کورسی طور پر ملتوی کر دیا گیا تھا۔ دوسری عالمی جنگ کے سبب 1940 اور 1944 کے کھیلوں کو منسوخ کرنے کے بعد یہ پہلی بار تھا کہ متعینہ سال میں اولمپک منعقد نہیں کیا گیا تھا۔ اولمپک کا ملتوی ہونا بھارتی ایتھلیٹوں کے لئے ایک بڑے جھٹکے کے طور پر آیا کیونکہ وہ کھیلوں میں بنیادی طور سے آگے بڑھ رہے تھے۔ مارچ 2020 سے اب تک کی مدت کھلاڑیوں اور منتظمین کے لئے چیلنج بھری رہی ہے۔ کووڈ-19 کی وجہ سے ایتھلیٹوں کی صحت سے متعلق فکر مند یوں کو دھیان میں

ایتھلیٹوں کا سبھی کھیلوں میں مسلسل بہتر مظاہرہ

مرکزی حکومت کی ہمہ جہت کاوشوں کا نتیجہ تھا کہ تقریباً سبھی کھیلوں میں مقابلے رواں سال جنوری تک باقاعدہ طور سے شروع ہو گئے اور بھارتی ایتھلیٹوں نے سبھی کھیلوں میں مسلسل مظاہرہ کیا۔ خواہ میرابائی چانوکا کا نئے کا تمغہ جیتنا ہو اور ایشیائی چیمپئن شپ میں کلین اینڈ جرنل میں عالمی ریکارڈ بنانا ہو، ونیش فوگاٹ نے چار شتی مقابلوں میں چار طلائی تمغے جیتے، پی وی سندھو کا سبھی بیڈمنٹن ٹورنامنٹوں میں مسلسل بہتر مظاہرہ اور ہمارے نشانہ بازوں، تیر اندازوں اور کھلے بازوں نے متاثر کن مظاہرہ کیا۔ یہ ایسی کچھ مثالیں ہیں جو یہ بتانے کے لئے کافی ہیں کہ حکومت نے بہتر ماحول مہیا کرنا نہیں تیار کیا۔ اب کچھ ایتھلیٹ بھی کووڈ-19 سے ابھر چکے ہیں جو ان کی جسمانی صلاحیت کے ساتھ ساتھ ان کے بے پناہ ذہنی تحمل کو ظاہر کرتا ہے۔

وزیر اعظم نے ایتھلیٹوں کی ٹیکہ کاری کو یقینی بنایا

جب اپریل میں وبا کی تباہ کن دوسری لہر آئی اور معاملوں میں خطرناک طور پر اضافہ ہوا تو حکومت نے فوری قدم اٹھاتے ہوئے ایتھلیٹوں اور ان کے فیڈریشن کے تال میل سے ویزا کی سہولت کے لئے اعلیٰ ترجیح کی بنیاد پر کام کیا۔ کئی ایتھلیٹوں کو اولمپک میں جانے سے پہلے غیر ملکی سفر کرنے اور وہاں ٹریننگ لینے میں اہل بنایا۔ وزیر اعظم نے وزارتوں کو یہ یقینی بنانے کے لئے ایک ساتھ کام کرنے کی ہدایت دی کہ ٹوکیو جانے والے سبھی ایتھلیٹوں کی ٹیکہ کاری ہو اور ٹوکیو جانے والے 99 فیصد ایتھلیٹوں کو پہلے ہی اپنی پہلی خوراک مل گئی ہو اور 75 فیصد کو دونوں خوراک مل گئی ہوں۔ ایتھلیٹوں کو ٹیکہ لگانے کی کاوشوں کی ایک مثال پہلوان ونیش فوگاٹ کی ہے جنہوں نے ہنگری میں اپنا ٹیکہ لیا، ایک ایسا ملک جہاں صرف مقامی باشندوں کو ہی ٹیکہ لگایا جاتا ہے۔ اس قدم کا مطلب ہے کہ اولمپک کے آغاز میں سبھی بھارتی ایتھلیٹوں کو کورونا وائرس سے انفیکشن زدہ ہونے کا کم از کم یا کوئی خطر نہیں ہوگا۔

یقینی طور سے جیسے ہی اولمپک کی الٹی گنتی کا آخری مرحلہ شروع ہوتا ہے، بھارتی ایتھلیٹ فخر سے اعلان کر سکتے ہیں کہ وہ ٹوکیو کے لئے تیار ہیں۔ ایتھلیٹ بھارت کو فخر سے سرشار کرنے کے لئے تیار ہیں۔ ایک ملک کے طور پر آئیے #Cheer4India اور دنیا کے سب سے بڑے کھیل پروگرام میں اپنا بہترین مظاہرہ پیش کرنے کے لئے ہمارے کھیل آئیکن کو ترغیب دیں۔ ●



رکھتے ہوئے کیمپوں کو پھر سے شروع کرنے کے بارے میں مرکزی حکومت نے کئی فیصلے کئے۔ کھیلوں کی مرکزی وزارت کے سامنے ایک اور بڑا چیلنج تھا کووڈ کے مد نظر ایتھلیٹوں کی ذہنی صورت حال کو سنبھالنا۔ سبھی حفاظتی تدابیر کے ساتھ ایتھلیٹ و کوچ کو بہتر سہولتیں دی گئیں، خواہ، ان کے کمرے میں ضروری طبی آلات دستیاب کرانا ہو یا پھر ہنگامی صورت حال میں دیگر صحت سہولتیں دستیاب کرانا۔ وزارت نے یہ یقینی بنانے کے لئے ہر طرح کے احتیاط کو ملحوظ خاطر رکھا کہ وبا کے سبب ایتھلیٹوں کی ٹریننگ متاثر نہ ہو۔ لاک ڈاون کے دوران وزیر اعظم نریندر مودی نے کئی اہم ایتھلیٹوں سے ملاقات اور انہیں اپنی ٹریننگ جاری رکھنے اور بہتر مظاہرہ کے لئے ان کا حوصلہ بڑھایا۔ کھیلوں کے مرکزی وزیر کرن رجیو ایتھلیٹوں کی خاص ٹریننگ ضروریات کے بارے میں پوچھ گچھ کرنے اور ان کا حوصلہ بڑھانے کے لئے ویڈیو کانفرنس کے توسط سے مسلسل رابطہ میں رہے۔



پاکستانی پیٹن ٹینکوں کی قبرگاہ بنانے والے ہیرو

جنگ صرف ہتھیاروں سے نہیں جیتی جاتی، بلکہ اس کے لئے ملک پر مرنے کے حوصلے کی بھی ضرورت ہوتی ہے۔ 1965 میں پنجاب کے کہیم کرن سیکٹر میں پاکستانی پیٹن ٹینکوں کی قبرگاہ بنادینے والے بہادر بھارتی جوانوں کے جذبے پر یہ بات صادق آتی ہے۔ اس جنگ میں ویر عبدالحمید نے اپنی گن ماؤنٹیڈ جیپ سے پاکستان کے 7 پیٹن ٹینکوں کو تباہ و برباد کر ہماری جیت کی بنیاد رکھی تھی۔ جنگ کے میدان میں تب پاکستان کے یہ ٹینک ناقابل شکست مانے جاتے تھے...

ٹینکوں کو اڑا دیا۔ تیسرے ٹینک پر وہ نشانہ لگا ہی رہے تھے کہ اس نے ان کی جیپ کو دیکھ لیا۔ دونوں نے ساتھ ساتھ ٹریگر دبا یا۔ دو گولے پھٹے، عبدالحمید کا گولہ ٹینک پر لگا اور ٹینک کے گولے نے عبدالحمید کی جیپ اڑا دی۔ عبدالحمید شہید ہوئے تو بھارتی فوج کے لئے وہ جیت کی وہ بنیاد کھڑی کر گئے جس پر چل کر اس جنگ کو پاکستان کے ٹینکوں کی قبرگاہ کے نام سے جانا گیا۔ پاکستان کے تقریباً 100 ٹینک بھارت نے تباہ کئے تھے۔ اسی شکست فاش کی وجہ سے پاکستان 23 ستمبر کو جنگ بندی پر مجبور ہوا۔ عبدالحمید کو ان کی شجاعت کے لئے بعد از مرگ اعلیٰ ترین فوجی اعزاز پرم ویر چکر سے نوازا گیا۔

شجاعت کی اس ابدی تاریخ میں سنہرے حروف میں اپنا نام درج کرانے والے عبدالحمید کی ولادت اتر پردیش میں غازی پور کے دھام پور گاؤں میں یکم جولائی 1933 کو ہوئی تھی۔ والد درزی کا کام کرتے تھے۔ گھر کی اقتصادی حالت بھی اچھی نہیں تھی۔ پڑھائی سے زیادہ بیٹے کو کشتی اور تیراکی کا شوق تھا۔ عبدالحمید 20 سال کے ہوئے تو وہ بھارتی فوج میں شامل ہو گئے۔ 1962 کی بھارت۔ چین جنگ میں نیفا میں تعینات رہے۔ 1965 کی جنگ جب شروع ہوئی تو عبدالحمید چھٹی پر گھر آئے ہوئے تھے۔ جلد واپسی کا حکم ملا تو سامان باندھنے لگے۔ کہا جاتا ہے کہ تبھی ان کے بستر بند کی رسی ٹوٹ گئی، اہلیہ رسولن بی بی نے اسے بدشگون مان کر شوہر سے کم از کم ایک دن بعد جانے کی گزارش کی۔ عبدالحمید بولے، ملک کے لئے تو جانا ہی ہوگا۔ اپنے بھائی سے کہتے تھے ”فوج میں ان کی بہت عزت ہوتی ہے جن کے پاس کوئی چکر ہوتا ہے، دیکھنا ہم جنگ میں لڑ کر کوئی نہ کوئی چکر ضرور لے کر لوٹیں گے“۔ عبدالحمید کی پیشین گوئی صحیح ثابت ہوئی۔ 1965 کی جنگ میں انہیں اعلیٰ ترین بہادری ایوارڈ پرم ویر چکر سے نوازا گیا۔ ان کی جیپ اب بھی یادگار کے طور پر رکھی ہوئی ہے۔ سال 2000 میں ان کی اس داستان شجاعت پر جیپ کے ساتھ ہی ایک ڈاک ٹکٹ بھی جاری کیا گیا تھا۔ ●

تاریخ 8 ستمبر 1965، جگہ، پنجاب کا ضلع ترن تارن۔ پاکستانی ٹینک ریجنٹ امرتسر پر قبضے کا منصوبہ لئے آپریشن جبرالٹر شروع کر چکی تھی۔ حالانکہ، پاکستان کی یہ ناپاک حرکتیں 1965 میں ہی شروع ہو گئی تھیں جب بھارت کے مغربی مورچے پر گچھ کے رن کے کچھ حصے پر اس نے آپریشن ڈیزرٹ ہاک کے تحت اپنا حق جتانے کی کوشش تھی۔ وہاں منہ کی کھانی پڑی تو اب پاکستان، کشمیر اور پنجاب میں بدامنی پیدا کرنے کی چال پر اتر آیا تھا۔ بھارتی فوج ہرمحاذ پر پاکستان کو منہ توڑ جواب دے رہی تھی۔ امرتسر پر قبضہ جمانے کے ارادے کے ساتھ پاکستان اپنے پیٹن ٹینکوں کے ساتھ میدان میں آگے بڑھا۔ یہ امریکی ٹینک تب جنگ کے میدان میں ناقابل شکست مانے جاتے تھے۔ 8 ستمبر کو پاکستان اپنی پیٹن ٹینک کی پوری ریجنٹ کے ساتھ بین الاقوامی سرحد کے اندر 5 کلومیٹر تک آگھسا۔ سامنے اسل اتار نام کا گاؤں تھا۔ کپاس اور گنے کے کھیت میں لیٹے ہوئے 4 گرینیڈیئرس کے جوانوں کو آگے آتے ہوئے پاکستانی پیٹن ٹینکوں کی گڑگڑاہٹ سنائی دی۔ سڑک سے 30 میٹر دور ویر عبدالحمید کھیتوں کے بیچ ایک جیپ میں اپنی رکائس گن کے ساتھ چھپ بیٹھے تھے۔ جیسے ہی پہلا ٹینک ان کی شوٹنگ رینج میں آیا، انہوں نے اپنی آرمی ایل گن سے فائر کیا جس سے ٹینک میں آگ لگ گئی۔ 106 ایم آرمی آرمی ایل کی رینج 500-600 گز ہوتی ہے۔ یہ ٹینک کے خلاف بہت موثر ہتھیار ہے۔ لگ جائے تو بچتا نہیں ہے، لیکن اس کی خراب بات یہ ہے کہ فائر ہوتے ہی دور سے اسے پہچان لیا جاتا ہے کیونکہ اس میں پیچھے سے شعلہ نکلتا ہے۔ اس سے صرف ایک، دو یا زیادہ سے زیادہ تین فائر کئے جاسکتے ہیں۔ اس کے باوجود عبدالحمید نے اسی دن دوسرا پیٹن ٹینک بھی تباہ کر دیا۔ پاکستانی فوجی ٹینک چھوڑ کر بھاگنے لگے۔ کچھ دیر بعد دوبارہ حملہ ہوا۔ عبدالحمید نے دو اور پیٹن ٹینکوں کو تباہ کیا۔ گن ماؤنٹیڈ جیپ سے چار پیٹن ٹینکوں کو اڑا دینے کی خبر پر ہر کوئی حیرت میں تھا۔ 10 ستمبر کو پاکستان نے پھر حملہ کیا۔ اس بار عبدالحمید نے ان کے دواور

صحت عامہ کا کام کر بنے لوگوں کے مددگار

کورونا سے سنگین طور پر انفیکشن زدہ مریضوں کی سہولت کے لئے نئے نئے اختراعات کرنا اور دور افتادہ علاقے میں لوگوں کے گھروں تک دوا پہنچا کر ان کی دیکھ بھال کرنا آسان کام نہیں ہے۔ لیکن پرنیکشما جھے اور پرواسنی بٹا کرنے کئی چیلنجوں کا نہ صرف ڈٹ کر سامنا کیا بلکہ اسے ممکن کر دکھایا اور دیگر لوگوں کے لئے پیش کی مثال...

گھر گھر دوا پہنچانے کے کام میں جٹی ہوئی ہیں پرواسنی



اڈیشہ کے ضلع کندھال کے دور افتادہ علاقوں میں رہنے والی قبائلی برادری تک دوا پہنچانا کسی چیلنج سے کم نہیں ہے۔ لیکن اس چیلنج بھرے کام کو ممکن کر دکھایا ہے پرواسنی بٹا کرنے۔ وہ اس علاقے میں لوگوں کے گھروں تک دوا پہنچاتی ہیں اور اس کام میں روزانہ انہیں کئی چیلنجوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اس کام کے لئے انہیں ندی، نالہ عبور کرنا پڑتا ہے اور کئی بار دروازے پہاڑیوں سے ہو کر بھی گزرنا پڑتا ہے۔ اتنا ہی نہیں، انہوں نے نقص تغذیہ سے پاک گاؤں پروجیکٹ میں بھی مدد کی ہے جس سے 21,000 سے زائد دیہی باشندے فیضیاب ہوئے۔ مشکل حالات میں بھی لوگوں تک سہولت پہنچانے کے تئیں پابند عہد رہنے والی پرواسنی ایسے میں کسی مسیحائے کم نظر نہیں آتی ہیں۔ ہیلتھ کٹ کے لئے کام کرنے والی پرواسنی کا بنیادی مقصد لوگوں تک دوا پہنچانا، ان کی خدمت کرنا اور ان کے معیار زندگی کو بہتر بنانا ہے۔ اتنا ہی نہیں، پرواسنی لوگوں کو صحت کے تئیں بیدار کرنے کا کام بھی بخوبی انجام دے رہی ہیں۔ وہ خواتین کو اسقاط حمل کے برے اثرات کے بارے میں بھی بتاتی ہیں۔ ●

آکسیجن سپورٹ والے سنگین مریضوں کے لئے پرنیکشما نے بنایا منفرد بیت الخلا



مدھیہ پردیش کے دارالحکومت بھوپال کی رہنے والی نفٹ کی ایک طالبہ پرنیکشما جھے نے آکسیجن سپورٹ پر رہنے والے کووڈ کے سنگین مریضوں کی مدد کے لئے ایک منفرد اختراع کیا ہے اور ان کی مدد کے لئے ایک موبائل ٹوائلٹ (چلتا پھرتا بیت الخلا) بنایا ہے۔ یہ ایک ایسا بیت الخلا ہے جو مریضوں کے لئے کافی فائدہ مند ثابت ہو سکتا ہے۔ اتنا ہی نہیں، یہ بیت الخلا سنگین طور سے بیمار، بستر پر رہنے والے کسی بھی دیگر مریض کے لئے گھر ہو یا اسپتال، کہیں بھی کافی فائدہ مند ثابت ہو سکتا ہے۔ اس طرح کا بیت الخلا بنانے کی ترغیب پرنیکشما کو گھر میں اپنے چچا کو دیکھ کر ملی جو کورونا سے متاثر ہو گئے تھے۔ اب پرنیکشما کا منصوبہ آئندہ دنوں میں اسپتالوں اور دیگر ضرورت مند لوگوں کو یہ بیت الخلا تحفے میں دینے کا ہے۔ یہ بیت الخلا چاروں طرف سے ڈھکا ہوا ہے اور اسے بنانے میں تقریباً 25,000 روپے خرچ ہوئے ہیں۔ پرنیکشما جھے نے بتایا ”میں نے یہ بیت الخلا ان مریضوں کے لئے ڈیزائن کیا ہے جو آکسیجن سپورٹ پر ہیں کیونکہ اسے وارڈ میں رکھا جاسکتا ہے۔ اس کا استعمال کرنا آسان ہے اور یہ ڈھیل چیر کے ماڈل کا ہے۔“ ●

کوئز کارنر

نیوانڈیا سماچار پڑھیں اور اسی شمارے میں تلاش کریں سوالوں کے جواب

6- 1000 دنوں میں کتنے گاؤں کو آپٹیکل فائبر سے جوڑنے کا ہدف رکھا گیا ہے؟

- الف۔ 6 لاکھ سے زیادہ ☐
- ب۔ 3 لاکھ ☐
- ت۔ 2 لاکھ ☐
- ث۔ 5 لاکھ ☐

7- امنگ ایپ پر سروس وادائیگی کی کتنی سہولتیں دستیاب ہیں؟

- الف۔ 1980 ☐
- ب۔ 1751 ☐
- ت۔ 1458 ☐
- ث۔ 2039 ☐

8- یکم جولائی کو جی ایس ٹی نافذ ہوئے کتنے سال ہو گئے؟

- الف۔ 2 ☐
- ب۔ 3 ☐
- ت۔ 4 ☐
- ث۔ 6 ☐

9- پٹرول میں 20 فیصد اینتھنول ملاوٹ کرنے کا ہدف 2030 سے گھٹا کر کتنا کیا گیا ہے؟

- الف۔ 2022 ☐
- ب۔ 2028 ☐
- ت۔ 2025 ☐
- ث۔ 2027 ☐

10- ٹوکیو اولمپک کا آغاز کب ہو رہا ہے؟

- الف۔ 23 جولائی ☐
- ب۔ 30 جولائی ☐
- ت۔ 8 اگست ☐
- ث۔ 15 اگست ☐

نیشنل ڈاکٹر س ڈے کن کی یاد میں منایا جاتا ہے؟

- الف۔ ڈاکٹر سی وی رمن ☐
- ب۔ ڈاکٹر ہومی جھانگیر بہابھا ☐
- ت۔ ڈاکٹر بدھان چندر رائے ☐
- ث۔ ڈاکٹر ای پی جے عبدالکلام ☐

2- بھارت میں منظور شدہ اب کتنے اسٹارٹ اپ ہو گئے ہیں؟

- الف۔ 20 ہزار ☐
- ب۔ 30 ہزار ☐
- ت۔ 40 ہزار ☐
- ث۔ 50 ہزار ☐

3- کووڈ سے جنگ میں مصروف فرنٹ لائن عملے کو حکومت کتنا بیمہ کور دے رہی ہے؟

- الف۔ 15 لاکھ ☐
- ب۔ 25 لاکھ ☐
- ت۔ 40 لاکھ ☐
- ث۔ 50 لاکھ ☐

4- بھارت میں 2019 کے مقابلے آکسیجن پروڈکشن کتنا گنا بڑھا ہے؟

- الف۔ 2 گنا ☐
- ب۔ 5 گنا ☐
- ت۔ 10 گنا ☐
- ث۔ 20 گنا ☐

5- ملک کے کتنے گاؤں کو ڈیجیٹل گاؤں بنایا جا رہا ہے؟

- الف۔ 1 لاکھ ☐
- ب۔ 50 ہزار ☐
- ت۔ 2 لاکھ ☐
- ث۔ 75 ہزار ☐

آپ اپنے جواب ہمیں اس میل پر بھیجیں: response-nis@pib.gov.in

سب سے پہلے صحیح جواب بھیجنے والے 5 فاتحین کے نام آئندہ شمارے میں شائع کریں گے۔



Narendra Mishra
@nimesgroup.com

■ नई दिल्ली: कोरोना की दूसरी लहर का जवाब 14 दिनों के भीत सरकारों को देना है सरकार को यह बताना होगा कि उपरान्त क्या कि 21 जुन तक काम चलाने में पूरे देश में 16 लाख से ज्यादा नए कोरोना रोगी का मूल डेटाबेस होगा।

■ देश का मूल स्वास्थ्य कर्मी प्रशिक्षण है।

■ देश के नए संक्रमण में प्रशिक्षण है।



आपके लिए मुक्त टीका

■ योग हिसल बनाई 21 जुन से सभी रज्ज्यों में 18 वर्ष से ऊपर के लोगों को केवल सरकार मुक्त टीका उपलब्ध करवाये।

■ वैक्सीन प्रोवायन का 75% केवल सरकार खरीदने और टीका सत्रों को मुक्त रहेगा।

प्राइवेट में भी लगता रहेगा

■ देश में वैक्सीन प्रोवायन का 25% प्राइवेट

45 दिन बाद एक दिन में कोरोना से सबसे कम मौतें

देश में लगातार को कोरोना के मरीजों का सत्र न मानने से हमारे देश का स्वास्थ्य सत्रावर्तन के आंकड़ों के मुताबिक 2,427 और लोगों की

بھگوان جگن ناتھ رتھ یاترا

20-12 جولائی 2021

नीलाचलनिवासाय नित्याय परमात्मने ।
बलभद्रसुभद्राभ्यां जगन्नाथाय ते नमः ॥
जगदानन्दकन्दाय प्रणतार्तहसय च ।
नीलाचलनिवासाय जगन्नाथाय ते नमः ॥



”
بھگوان جگن ناتھ کی رتھ یاترا کے مقدس موقع پر آپ سبھی کو میری دلی مبارکباد۔ میری
خواہش ہے کہ عقیدت اور بھکتی سے بھری یہ یاترا املک کے باشندوں کی زندگی میں خوشی،
خوشحالی، خوش قسمتی اور صحت لے کر آئے۔ جے جگن ناتھ!
“
- نریندر مودی، وزیر اعظم